SUN.19. April.2026
VOLUME: 22 NO:94
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 19 / اپریل 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 94
یکم / ذیقعدہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

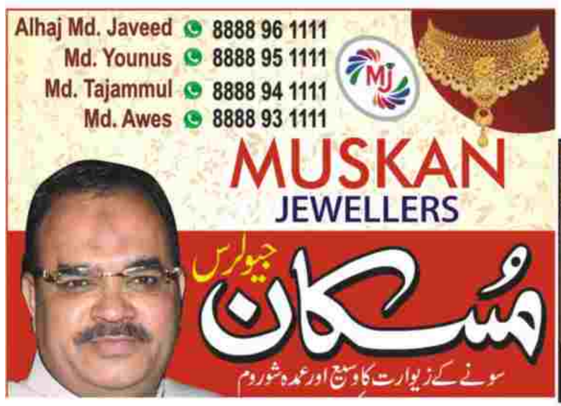

آبنائے ہرمز میں ایک ہندوستانی جہاز پر فائرنگ

ہمارے جہازوں کو راستہ دیا جائے'، جہاز پر فائرنگ کے بعد ایران کو ہندوستان کی دوٹوک

نئی دہلی: (ایجنسیز) ایران نے آبنائے ہرمز پر اپنا کنٹرول مضبوط کرنے کے مقصد سے کچھ جہازوں پر فائرنگ کر دی ہے۔ اس واقعہ کے بعد خلیج میں ایک بار پھر جنگ جیسے حالات پیدا ہونے لگے ہیں۔ ایران کے ذریعہ تازہ ناکہ بندی کے بعد سمندر میں جہاز کی طویل قطاریں لگ گئی ہیں، جبکہ وہاں سے گزر رہے 2 جہازوں پر گولی باری کی گئی ہے۔ اس میں ایک ہندوستانی جہاز کے شامل ہونے کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' نے سرکاری ذرائع کے حوالہ سے بتایا ہے کہ آبنائے ہرمز میں ایک ہندوستانی جہاز پر حملہ ہوا ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ اس حملہ میں جہاز پر موجود کسی بھی عملہ کے اہلکار کو چوٹ نہیں پہنچی ہے، اور جہاز کو بھی کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔ حکومت کی طرف سے مطلع کیا گیا ہے کہ ڈائریکٹر جنرل آف شپنگ حالات پر نظر بنائے ہوئے ہے اور جہاز کے ملازمین کی سیکورٹی یقینی بنائی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی بقیہ ہندوستانی پرچم والے جہازوں کی حفاظت پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ ہندوستانی جہاز پر فائرنگ واقعہ کے بعد ہندوستان نے ایرانی سفیر کو طلب بھی کیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق لبنان-اسرائیل کی جنگ بندی کے بعد اور ایران کے ذریعہ آبنائے ہرمز میں نرمی کا اعلان کیے جانے کے بعد سے اب تک اس سمندری راستہ سے 9 ہندوستانی جہاز گزر رہے ہیں۔ کئی دیگر جہاز قطار میں ہیں، لیکن اب حالات پھر سے پہلے جیسے ہو گئے ہیں۔ ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سیکورٹی کمیٹی کے سربراہ ابراہیم عزیزی نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ اب اس راستہ سے گزرنے والے ہر کمرشیل جہاز کو آئی آر جی سی کی فوج سے اجازت لینی ہوگی۔ ایران کے اس جارحانہ قدم کے بعد امریکہ کے ساتھ کشیدگی پھر عروج پر ہے۔ اس کا براہ راست اثر عالمی سپلائی سیریز اور سیکورٹی پر پڑتا نظر آ رہا ہے۔ ایرانی فوج نے اعلان کیا ہے کہ خلیج میں پھر سے سخت فوجی کنٹرول نافذ کیا جا رہا ہے۔ ایران نے یہ قدم اس لیے اٹھایا کیونکہ مبینہ طور پر امریکہ بار بار اصولوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور 'ناکہ بندی' کے بہانے ایرانی بندرگاہوں پر 'لوٹ' جیسی حرکتیں انجام دے رہا ہے۔ امریکہ کے تئیں اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے ہی ایران نے ایک بار پھر آبنائے ہرمز کو بند کرنے کا اعلان کیا، اور اس اعلان کے چند ہی گھنٹے بعد 2 تجارتی جہازوں پر گولی باری کی خبر آئی ہے۔ آبنائے ہرمز میں 2 ہندوستانی جہازوں پر حملے کے بعد ہندوستانی وزارت خارجہ کا بیان سامنے آ گیا ہے۔ جہازوں پر حملہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایرانی سفیر محمد فتحلی کو وزارت خارجہ میں طلب کیا گیا، جہاں خارجہ سکریٹری کے ساتھ میٹنگ کی گئی۔ اس دوران خارجہ سکریٹری نے بتایا کہ ایرانی سفیر کے سامنے 2 ہندوستانی پرچم والے جہازوں پر ہوئی فائرنگ کے واقعہ پر شدید فکر کا اظہار کیا گیا اور احتجاج بھی درج کرایا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ہندوستان کی جانب سے ایرانی سفیر محمد فتحلی کو یاد دلایا گیا کہ ایران ہندوستان مرچنٹ شپنگ اور کشتی رانوں کی سیکورٹی کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ اس سے قبل ایران نے ہندوستانی جانے والے کئی جہازوں کو محفوظ راستہ دیا تھا، لیکن وزارت خارجہ نے کہا کہ اس بار جو حادثہ پیش آیا ہے وہ فکر پیدا کرنے والا ہے۔ انھوں نے ایرانی سفیر سے ہندوستان کے نظریات کو ایرانی افسران تک پہنچانے کی گزارش کی۔ ساتھ ہی جلد از جلد ہندوستانی جہازوں کے لیے راستے کی سہولت پھر سے شروع کرنے کو کہا۔ اس معاملہ میں ایرانی سفیر نے ان باتوں کو ایرانی افسران تک پہنچانے کا یقین دلایا ہے۔ ہندوستان اس معاملہ پر باریکی سے نظر بنائے ہوئے ہے۔ اس سے قبل ہفتہ کے روز آبنائے ہرمز سے گزر رہے 2 تجارتی جہازوں پر فائرنگ کا واقعہ پیش آیا تھا۔ یہ فائرنگ ایرانی بحریہ کی جانب سے ہوئی، جس میں 2 ہندوستانی جہازوں پر گولی چلائی گئی تھی۔ پہلے خبر آئی تھی کہ 2 جہازوں میں سے ایک جہاز ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے، لیکن بعد میں دونوں جہاز ہندوستان ہونے کی اطلاع سامنے آئی۔ اس کے بعد ہندوستانی وزارت خارجہ میں ایرانی سفیر کو طلب کیا گیا۔ ساتھ ہی ہندوستانی ٹینکر پر حملے پر احتجاج ظاہر کرنے والا پیغام دیا گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ ہندوستانی جہاز پر یہ حملہ عمان کے پاس ہوا ہے۔ حالانکہ ہندوستان کے سخت رخ کے بعد ایران کی طرف سے دوبارہ کسی بھی طرح کا حملہ نہیں ہوا ہے۔

لوک سبھا میں بحث گزٹ نوٹیفکیشن سے خواتین ریزرویشن پر نیا موڑ

حکومت کے سامنے تین اہم راستے

نئی دہلی: (ایجنسیز) خواتین ریزرویشن بل اور حد بندی کے گرد گھومتی سیاسی کہانی میں ایک اور غیر متوقع موڑ اس وقت آیا جب لوک سبھا میں جاری بحث کے بیچ مرکزی حکومت نے اچانک ایک گزٹ نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے 2023 کے قانون کو 16 اپریل 2026 سے نافذ کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس پیش رفت نے نہ صرف پارلیمنٹ میں جاری بحث کو ایک نئی سمت دی بلکہ سیاسی حلقوں میں کئی سوالات اور قیاس آرائیاں بھی جنم دے دی ہیں۔ یہ قانون، جسے 2023 میں 'ناری شکتی وندن ایکٹ' کے نام سے منظور کیا گیا تھا، پہلے ہی دو اہم شرائط یعنی مردم شماری اور اس کے بعد ہونے والی حد بندی سے مشروط تھا۔ اس کے باوجود، حکومت نے ایسے وقت میں اس کے نفاذ کا اعلان کیا جب اسی موضوع پر ترمیمی بل پر بحث جاری ہے۔ اس اچانک فیصلے کی کوئی واضح سرکاری وضاحت سامنے نہیں آئی، جس کے باعث اپوزیشن نے اسے ایک سیاسی چال قرار دیا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کا ماننا ہے کہ اگر موجودہ خصوصی پارلیمانی اجلاس میں پیش کیے گئے ترمیمی بل منظور نہیں ہو پاتے، تو 2023 کا اصل قانون غیر مؤثر ہو سکتا تھا۔ ان کے مطابق، حکومت نے اسی خدشے کو ختم کرنے کے لیے یہ نوٹیفکیشن جاری کیا تا کہ اصل قانون کو برقرار رکھا جا سکے۔ کانگریس کے رہنما جے رام رمیش نے اس اقدام کو 'انتہائی عجیب' قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب ترمیمات پر بحث جاری ہے تو نفاذ کا اعلان غیر معمولی ہے۔ جو افراد ان دفعات کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں، ان کا اندازہ ہے کہ اگر خصوصی پارلیمانی اجلاس میں پیش کیے گئے ترمیم شدہ بل آج (جمعہ، 17 اپریل) منظور نہ ہو پاتے، تو 2023 کا اصل قانون منسوخ ہو سکتا تھا۔ ان کے مطابق اسی امکان کو روکنے کے لیے یہ نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے۔ ایک دوسرا موقف یہ بھی ہے کہ اس نوٹیفکیشن کو اپوزیشن کو مات دینے کی حکمت عملی کے طور پر تیار کیا گیا، جس میں انہیں ایسے متبادل دیے گئے جنہیں قبول کرنا آسان نہیں تھا: یا تو 2011 کی مردم شماری اور لوک سبھا کی بڑھائی گئی نشستوں کی بنیاد پر خواتین کے لیے ریزرویشن کے نئے فارمولے کو قبول کریں، یا پھر 550 نشستوں (جبکہ ایوان کی حقیقی تعداد 540 ہے، جن میں تین نشستیں خالی ہیں) اور 2027 کی مردم شماری پر مبنی موجودہ فارمولے کو مان لیں۔ دوسرے متبادل کی صورت میں حکومت کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مرضی کا حد بندی کمیشن تشکیل دے اور آبادی کے تناسب سے انتخابی حلقوں کی سرحدوں کا از سر نو تعین کرے۔ یہ بھی محسوس کیا جا رہا ہے کہ مرکزی حکومت ریاستوں کے لیے نشستوں کی تعداد بڑھا کر اپوزیشن کو راغب کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تا کہ جمعہ کو ان تینوں بلوں پر ہونے والی ووٹنگ کے دوران اپوزیشن کے اتحاد میں دراڑ پڑ سکے۔ آئینی ترمیمی بلوں کو منظور کرانے کے لیے دونوں ایوانوں میں خصوصی اکثریت درکار ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ موجود اور ووٹ دینے والے اراکین میں دو تہائی کی حمایت ضروری ہے، اور یہ تعداد ایوان کی کل رکنیت کے نصف سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ اس وقت لوک سبھا میں 540 اراکین ہیں، جبکہ تین نشستیں خالی ہیں، اس لیے مطلوبہ تعداد 360 بنتی ہے۔ این ڈی اے کے پاس اس وقت 293 اراکین کی حمایت ہے، جو درکار تعداد سے 67 کم ہے۔ اگرچہ ووٹنگ سے غیر حاضر رہنے والے اراکین کی وجہ سے یہ ہدف کچھ کم ہو سکتا ہے، لیکن اس فرق کو پورا کرنے کے لیے بڑی تعداد میں اراکین کا غیر حاضر رہنا ضروری ہوگا۔ اپوزیشن کے پاس 234 اراکین ہیں، اور حتمی نتیجہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ جمعہ کو کتنے اراکین ایوان میں موجود ہوتے ہیں، کتنے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیتے اور کتنے واقعی اپنا ووٹ ڈالتے ہیں۔ جمعرات کو بل پیش کیے جانے کے وقت ہونے والی ووٹنگ سے بھی یہ واضح ہو گیا کہ این ڈی اے کے پاس آئینی ترمیمی بل منظور کرانے کے لیے مطلوبہ حمایت موجود نہیں تھی۔ اس موقع پر 436 اراکین کی موجودگی میں 251 نے بل پیش کرنے کے حق میں ووٹ دیا، جبکہ 185 اراکین نے اس کی مخالفت کی۔
اعداد و شمار بھی اس مشکل کو واضح کرتے ہیں۔ حالیہ ووٹنگ میں، جب بل پیش کیا گیا، تو حکومت کو مکمل حمایت حاصل نہیں ہو سکی۔ اس سے اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ حتمی ووٹنگ میں بھی صورت حال پیچیدہ رہ سکتی ہے۔ اس تناظر میں حکومت کے سامنے تین واضح راستے موجود ہیں:
1۔ حکومت بل کو ووٹنگ کے لیے پیش کرے، ممکنہ شکست کا سامنا کرے اور اس کے بعد اپوزیشن کو خواتین کے حقوق کے خلاف قرار دے کر سیاسی بیانیہ قائم کرے۔
2۔ بل میں مزید ترمیم پیش کرے، خاص طور پر جنوبی ریاستوں کے خدشات کو دور کرے تا کہ حمایت حاصل کی جا سکے۔
3۔ اپوزیشن کے ساتھ اتفاق رائے پیدا کرے اور بل کو مزید غور کے لیے پارلیمانی کمیٹی کے سپرد کر دے۔

کیا نشے میں ڈوبے رہتے ہیں کاش پٹیل؟ کئی بار ہوئے غائب، بیہوشی کی حالت میں بھی ملے، ایک رپورٹ میں دعویٰ

نیویارک: ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کاش پٹیل کے بارے میں ایک ایسی رپورٹ سامنے آئی ہے، جس نے سبھی کو حیران کر دیا ہے۔ اس میں کئی سنگین دعوے کیے گئے ہیں۔ رپورٹ میں کاش پٹیل کے رویہ، کام کاج اور نجی عادات پر سوال اٹھائے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 10 اپریل کو جب وہ ویک اینڈ کے لیے دفتر سے نکل رہے تھے تو وہ ایک اندرونی کمپیوٹر سسٹم میں لاگ اِن نہیں ہو سکے۔ انھوں نے سمجھا کہ انھیں ملازمت سے نکال دیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ گھبرا گئے اور اپنے ساتھیوں کو فون کر کے بتایا کہ انہیں ہٹا دیا گیا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ صرف ایک تکنیکی خرابی تھی اور انہیں ملازمت سے نہیں نکالا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ فیڈرل بیورو آف انوسٹیگیشن (ایف بی آئی) ایک بڑی ایجنسی ہے جس میں تقریباً 38,000 ملازمین کام کرتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند نے ہاسٹل میں

ملٹی میڈیا موبائل فون پر عائد کی پابندی

'اسمارٹ فون ملنے پر ہوگی سخت کارروائی'

دیوبند: (ایجنسیز) عالمی شہرت یافتہ اسلامی تعلیمی ادارہ دارالعلوم دیوبند نے طالب علموں کی تعلیمی سطح کو بہتر بنانے اور انھیں ڈسپلن میں رکھنے کے مقصد سے ایک سخت قدم اٹھایا ہے۔ مینجمنٹ نے ہاسٹل میں رہنے والے سبھی طلبا کے لیے ملٹی میڈیا (اینڈرائیڈ/ اسمارٹ فون) موبائل فون کے استعمال پر پوری طرح سے پابندی عائد کر دی ہے۔ مینجمنٹ نے واضح کیا ہے کہ اگر کسی بھی طالب علم کے پاس فون پایا گیا تو اسے فوری اثر سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ دارالعلوم مینجمنٹ کے ذریعہ جاری کردہ حکم میں واضح لفظوں میں کہا گیا ہے کہ یہ اصول سبھی طلبا پر یکساں طور سے نافذ ہوگا۔ چاہے کوئی طالب علم ادارہ میں نیا داخلہ لے رہا ہو، یا وہ پہلے سے پڑھ رہا پرانا طالب علم ہو، کوئی بھی اپنے پاس ملٹی میڈیا موبائل فون نہیں رکھ سکے گا۔ حکم میں یہ بھی صاف کیا گیا ہے کہ فون کا سوئچ آن ہو یا آف ہو، اگر اچانک تلاشی کے دوران وہ طالب علم کے پاس سے برآمد ہوتا ہے تو اس کے لیے پوری طرح سے وہ طالب علم ذمہ دار تصور کیا جائے گا۔ مینجمنٹ نے ڈسپلن شکنی کے خلاف سخت رخ اختیار کرتے ہوئے متنبہ کیا ہے کہ موبائل پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والے طلبا پر سخت سزا کی کارروائی ہوگی۔ اگر کوئی طالب علم چوری چھپے ملٹی میڈیا فون رکھتا ہے، تو اس پر اخراج، یعنی ادارہ سے نام کاٹنے تک کی سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس حکم پر دیوبند کے استاد قاری اسحاق گورا نے ایک میڈیا ادارہ کو بتایا کہ دارالعلوم دیوبند نے گزشتہ سال بھی ایسی ہی ہدایت جاری کی تھی۔ انھوں نے کہا کہ دارالعلوم کا اصل مقصد یہ ہے کہ یہاں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اپنی توجہ اور پورا وقت صرف کتابوں میں لگائیں اور موبائل کی خرافات سے دور رہیں۔ قاری اسحاق نے واضح کیا کہ ہر مدرسہ، مسجد یا کالج کا اپنا ایک الگ نظام ہوتا ہے، جسے درست رکھنے کے لیے وقت وقت پر ایسے احکامات جاری کیے

'میں دہلی میں آپ کا سپاہی ہوں، آپ کے حقوق کی حفاظت کے لیے

ہر وقت موجود رہوں گا'، تمل ناڈو میں راہل گاندھی کا خطاب

تھرائیور: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج تمل ناڈو کے مختلف علاقوں میں انتخابی مہم کے دوران بی جے پی اور آر ایس ایس کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ رانی پیٹ اور تھرائیور میں عوام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے خود کو تمل ناڈو کے عوام کا 'سپاہی' قرار دیا اور کہا کہ دہلی میں وہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہر وقت موجود ہیں۔ رانی پیٹ میں خطاب کے دوران راہل گاندھی نے کہا کہ ''بی جے پی تمل ناڈو کے تصور اور اس کی شناخت کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن کسی بھی صورت میں بی جے پی اور آر ایس ایس ریاست میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت تمل ناڈو کے ساتھ امتیازی سلوک کر رہی ہے اور ریاست کے فنڈز روک کر اسے کمزور بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تعلیم کے لیے مختص تقریباً 2000 کروڑ روپے روک لیے گئے ہیں، مدورائی میں ایمس منصوبہ تاخیر کا شکار ہے اور میٹرو کے لیے مرکزی مدد بھی سست کر دی گئی ہے۔

رانی پیٹ میں خطاب کے دوران راہل گاندھی نے کہا کہ ''بی جے پی تمل ناڈو کے تصور اور اس کی شناخت کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن کسی بھی صورت میں بی جے پی اور آر ایس ایس ریاست میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت تمل ناڈو کے ساتھ امتیازی سلوک کر رہی ہے اور ریاست کے فنڈز روک کر اسے کمزور بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تعلیم کے لیے مختص تقریباً 2000 کروڑ روپے روک لیے گئے ہیں، مدورائی میں ایمس منصوبہ تاخیر کا شکار ہے اور میٹرو کے لیے مرکزی مدد بھی سست کر دی گئی ہے۔ تھرائیور میں خطاب کے دوران بھی راہل گاندھی نے بی جے پی کو نشانے پر لیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ''بی جے پی ملک میں نفرت اور عدم مساوات کو فروغ دے رہی ہے اور چند بڑی کمپنیوں کے سہارے اپنی انتخابی مشین چلا رہی ہے۔ تمل ناڈو کی سماجی انصاف کی روایت بی جے پی کو سب سے زیادہ کھٹکتی ہے کیونکہ یہ ریاست مساوات اور انصاف کے راستے پر گامزن ہے، خاص طور پر نچلی ذاتوں کے لیے۔'' انہوں نے اے آئی اے ڈی ایم کے قیادت پر بھی حملہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ''بدعنوانی کے باعث ان کے لیڈران کمزور ہو چکے ہیں۔ ای ڈی، سی بی آئی اور انکم ٹیکس جیسے ادارے ان کے خلاف استعمال ہوئے ہیں، جس سے ان کی سیاسی پوزیشن مزید متاثر ہوئی ہے۔'' راہل گاندھی نے اپنے خطاب کے اختتام پر کہا کہ ''کانگریس پارٹی کا ماننا ہے تمل ناڈو پر حکومت صرف تمل عوام کا حق ہے اور اسے کبھی بھی دہلی سے چلنے والی کسی 'پراکسی حکومت' کے حوالے نہیں کیا جانا چاہیے۔''

خواتین ریزرویشن بل کے خلاف کوئی نہیں

بی جے پی سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے: تیجسوی یادو

پٹنہ: بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد تیجسوی یادو نے خواتین ریزرویشن بل کے لوک سبھا میں گرنے کے بعد اس معاملہ میں اپنی رائے آج میڈیا کے سامنے ظاہر کی۔ تیجسوی یادو نے بی جے پی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم خواتین ریزرویشن بل کے خلاف نہیں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ بی جے پی کا مقصد خواتین کو با اختیار بنانا نہیں بلکہ آئین میں ترمیم کرنا ہے۔ بی جے پی اس بل کے ذریعہ سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔'' اس تعلق سے ہفتہ کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ کوئی بھی پارٹی یا کوئی بھی رکن پارلیمنٹ اس بل کے خلاف نہیں ہے، اس بات کو سمجھنا ہوگا۔ خواتین بل کے بارے میں حکمراں پارٹی سے سوال کیا جانا چاہیے۔ تیجسوی نے کہا کہ یہ بل پہلے ہی منظور ہو چکا ہے۔ ہماری یہ مانگ تھی کہ اس میں او بی سی خواتین اور پسماندہ طبقات کی خواتین کو کیوں شامل نہیں کیا گیا؟ ہم چاہتے ہیں کہ او بی سی خواتین کو بھی ریزرویشن ملے، لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ یہ بل جلد بازی میں اس وقت لایا گیا جب پانچ ریاستوں میں انتخابات جاری تھے۔ تیجسوی نے کہا کہ اس میں ڈی لیمیٹیشن کی باتیں شامل ہیں۔ یہ لوگ 2011 کی مردم شماری کی بنیاد پر چل رہے تھے، جبکہ ہمارا کہنا ہے کہ 2025 کی مردم شماری کے مطابق ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ پسماندہ اور دلت طبقات کی آبادی بڑھے گی تو پھر ریزرویشن دینا پڑے گا۔ ذات کی بنیاد پر مردم شماری کرانی ہوگی۔ یہ بی جے پی اور آر ایس ایس کا چھپا ہوا ایجنڈا تھا، جسے وہ لا رہے تھے اور بل کا گرنا طے تھا۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ بی جے پی کے لوگ اتنے نادان نہیں ہیں، وہ بھی جانتے تھے کہ ان کے پاس دو تہائی اکثریت نہیں ہے، پھر بھی یہ بل اس لیے لایا گیا تا کہ وہ دکھا سکیں کہ وہ خواتین کے حامی ہیں۔

اب میٹا سے 16 ہزار ملازمین کو نکالنے کی تیاری! اے آئی نے آئی ٹی سیکٹر میں کام کرنے والوں کے اڑائے ہوش

نئی دہلی: آئی ٹی سیکٹر میں کام کرنے والے پیشہ ور افراد کے لیے 2026 کسی برے خواب سے کم ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی ٹیک کمپنیوں میں شامل میٹا (جسے پہلے فیس بک کے نام سے جانا جاتا تھا) نے ایک بار پھر بڑے پیمانے پر ملازمین کو نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آنے والے چند ہی مہینوں میں کمپنی تقریباً 16,000 افراد کی چھنٹنی کرنے جا رہی ہے۔ یہ صرف ایک کمپنی کا حال نہیں ہے بلکہ پوری ٹیک انڈسٹری اس وقت ایک بڑے بدلاؤ اور بھاری چھنٹنی کے دور سے گزر رہی ہے۔ دنیا بھر میں ٹیک چھنٹنی پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ 'لے آفس ڈاٹ ایف وائی آئی' کے مطابق رواں سال اب تک 73,212 ٹیک ملازمین اپنی ملازمت سے محروم ہو چکے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کی ایک رپورٹ کے مطابق میٹا اپنی اب تک کی سب سے بڑی ری اسٹرکچرنگ (تنظیمی تبدیلی) کا عمل شروع کرنے جا رہا ہے۔ اس کا پہلا مرحلہ 20 مئی سے شروع ہونے کا امکان ہے، جس میں براہ راست 8,000 ملازمین متاثر ہوں گے۔ گزشتہ سال 31 دسمبر کی فائلنگ کے مطابق کمپنی میں تقریباً 79,000 افراد کام کر رہے تھے۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ آخر اتنی بڑی تعداد میں ملازمتیں کیوں جا رہی ہیں؟ اس کا سیدھا جواب ہے 'آرٹیفیشل انٹیلیجنس'، یعنی اے آئی۔ کمپنی کے سربراہ مارک زکربرگ اے آئی، جنریٹو ٹولز اور مشین لرننگ کے بنیادی ڈھانچے پر زور دے رہے ہیں۔ کمپنی اپنے کام کاج کو تیزی سے خودکار یعنی سافٹ ویئر کے حوالے کرنا چاہتی ہے، جس کے باعث انسانی افرادی قوت کی ضرورت کم ہو رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق سال کے دوسرے حصے میں بھی چھنٹنی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ملازمتوں کا یہ بحران صرف سوشل میڈیا کمپنیوں تک محدود نہیں ہے۔ تفریحی دنیا کی بڑی کمپنی 'ڈزنی' نے بھی بڑے پیمانے پر چھنٹنی کا اعلان کر دیا ہے۔ ڈزنی کے سی ای او جوش ڈی امارو نے خود اعلان کیا ہے کہ کمپنی مختلف شعبوں سے تقریباً 1,000 ملازمین کو نکال رہی ہے۔ اسے ڈزنی کی حالیہ تاریخ کی سب سے بڑی اندرونی تبدیلیوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ اس چھنٹنی کا سب سے زیادہ اثر 'مارول اسٹوڈیوز' پر پڑا ہے، جہاں تقریباً 8 فیصد ملازمین کو ملازمت سے نکالا جا رہا ہے۔ دوسری طرف معروف امریکی آئی ٹی کمپنی 'اوریکل' کا رویہ ملازمت کھونے والے ملازمین کی مشکلات کو مزید بڑھا رہا ہے۔ اوریکل نے دنیا بھر میں اپنے 30,000 ملازمین کی چھنٹنی کی ہے، جس میں ہندوستان کے تقریباً 12,000 ملازمین بھی شامل ہیں۔ سب سے حیرت انگیز بات اوریکل کی وہ شرط ہے جو اس نے نکالے گئے ملازمین کے سامنے رکھی ہے۔ کمپنی نے واضح کر دیا ہے کہ جب تک ملازمین 'ڈاکو سائن' کے ذریعے بھیجے گئے دستاویزات پر دستخط نہیں کریں گے، انہیں کوئی سیورنس پیکیج (معاوضہ) نہیں دیا جائے گا۔ یعنی دستخط نہیں تو رقم نہیں۔ کمپنی نے اب تک اس پورے معاملے یا اپنی ان سخت شرائط پر کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا ہے۔

'وزیر اعظم نے ایک سرکاری خطاب کو سیاسی تقریر میں تبدیل کر دیا'، ملک کے نام پی ایم مودی کے خطاب پر کھڑگے کا تلخ تبصرہ

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کے آج رات 8:30 بجے قوم سے خطاب کے بعد سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے اس خطاب پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک طویل پوسٹ جاری کی، جس میں انہوں نے وزیر اعظم پر شدید تنقید کی اور کئی سنگین الزامات عائد کیے۔ کھڑگے نے اپنے بیان میں کہا کہ ''گزشتہ 12 برسوں میں حکومت کی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے وزیر اعظم نے ایک سرکاری خطاب کو سیاسی تقریر میں تبدیل کر دیا، جس میں الزامات تراشی اور جھوٹے دعوے کیے گئے۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ انتخابی ضابطۂ اخلاق نافذ ہونے کے باوجود وزیر اعظم نے سرکاری مشینری کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپوزیشن، خصوصاً کانگریس کو نشانہ بنایا، جو جمہوریت اور آئین کے خلاف ہے۔ کانگریس صدر نے کہا کہ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کانگریس کا ذکر 59 بار کیا، جبکہ خواتین کا ذکر بہت کم بار کیا، جو ان کی ترجیحات کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کے مطابق بی جے پی کے لیے خواتین نہیں بلکہ کانگریس ہی اصل موضوع ہے کیونکہ کانگریس 'تاریخ کے صحیح رخ' پر کھڑی ہے۔ کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ کانگریس ہمیشہ خواتین کے ریزرویشن کی حامی رہی ہے اور 2010 میں راجیہ سبھا میں خواتین ریزرویشن بل پاس کرایا تھا تا کہ وہ ختم نہ ہو جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی اسے لوک سبھا میں پاس نہیں کرا سکی، جبکہ 2023 میں پیش کیے گئے بل کی بھی کانگریس نے حمایت کی۔ ان کے مطابق اس بل کو 16 اپریل کو نوٹیفائی کیا گیا، جس سے بی جے پی کی سنجیدگی پر سوال اٹھتا ہے، کیونکہ اسے نافذ کرنے میں 3 سال لگ گئے۔ کھڑگے نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ 'قوم سے جھوٹ بولنا بند کریں' اور فوری طور پر موجودہ 543 لوک سبھا نشستوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن نافذ کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ڈی لیمیٹیشن سے متعلق آئینی ترمیمی بلوں کو خواتین ریزرویشن بل کے ساتھ ملا کر پیش کرنا گمراہ کن ہے، کیونکہ یہ محض انتخابی نقشہ تبدیل کرنے کی کوشش ہے، جس سے بی جے پی کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اپنے بیان میں کھڑگے نے کانگریس کی تاریخی خدمات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ پارٹی نے سبز انقلاب، سفید انقلاب، خلائی پروگرام، ایٹمی طاقت، 1991 کی معاشی اصلاحات اور آدھار جیسے منصوبوں کے ذریعے ملک کو مضبوط کیا۔ انہوں نے آر ٹی آئی، آر ٹی ای، فوڈ سیکورٹی ایکٹ اور منریگا جیسے قوانین کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب کانگریس کی دین ہیں۔ خواتین کے حقوق کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ہندو کوڈ بل، کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی کے خلاف قانون، گھریلو تشدد کے خلاف قانون اور جسٹس ورما کمیٹی کی سفارشات کے بعد فوجداری قوانین میں اصلاحات جیسے اہم اقدامات کیے، جبکہ بی جے پی نے خواتین مخالف رویہ اختیار کیا۔

ایران، امریکہ کے ساتھ مزید براہِ راست مذاکرات کے لیے تیار نہیں، نائب وزیر خارجہ

تہران: ایران کے نائب وزیر خارجہ نے ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) کو بتایا ہے کہ ملک امریکہ کے ساتھ نئے دور کے آمنے سامنے مذاکرات کے لیے تیار نہیں ہے، کیونکہ ان کے بقول واشنگٹن اہم معاملات پر 'زیادہ سے زیادہ مطالبات' سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔ سعید خطیب زادہ نے کہا کہ تہران امریکہ کو افزودہ یورینیم دینے پر بھی تیار نہیں، اور اسے 'ناقابل قبول شرط' قرار دیا۔ جبکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ کو اس کے برعکس مؤقف اختیار کیا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ دونوں فریقوں کے درمیان رابطہ موجود ہے، تاہم ایران چاہتا ہے کہ براہِ راست مذاکرات سے پہلے ایک 'فریم ورک معاہدہ' طے پا جائے۔ ان کے مطابق امریکہ کو ایران کے بنیادی خدشات کو سمجھنے اور انھیں حل کرنے کی ضرورت ہے، جن میں ایران پر عائد پابندیاں بھی شامل ہیں۔ اس سے قبل آج ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ ایران کے ساتھ 'بہت اچھی بات چیت جاری ہے'۔

پاکستان کے آرمی چیف نے تہران آمد پر امریکہ کی جانب سے نئی تجاویز پیش کیں جن کا جائزہ لے رہے ہیں: سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل

نئی دہلی: ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل نے امریکہ کے ساتھ جنگ اور مذاکرات کے حوالے سے تازہ پیش رفت کے حوالے سے تازہ بیان جاری کیا ہے۔ ایران کی پاسداران انقلاب سے منسلک خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کا کہنا ہے کہ حالیہ دنوں میں پاکستان کے آرمی چیف کی تہران آمد کے بعد امریکہ کی جانب سے نئی تجاویز پیش کی گئی ہیں جنھیں ایران ابھی تک جانچ رہا ہے اور ان پر کوئی حتمی جواب نہیں دیا گیا۔ بیان کے مطابق سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کا کہنا ہے کہ ایران خود کو جنگ میں کامیاب سمجھتا ہے اور امریکہ کو اپنے مطالبات اس حقیقت کے مطابق تبدیل کرنے چاہئیں۔ تسنیم کے مطابق سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کا کہنا ہے کہ عارضی جنگ بندی قبول کرنے کی اس کی ایک اہم شرط یہ تھی کہ لبنان سمیت تمام محاذوں پر جنگ بندی ہو۔ ایرانی مؤقف کے مطابق، اسرائیل نے ابتدا میں لبنان اور حزب اللہ پر حملے کر کے اس شرط کی خلاف ورزی کی لیکن ایران کے دباؤ کے بعد اسرائیل نے لبنان میں جنگ بندی پر آمادگی ظاہر کی۔ 'جنگ کے مکمل خاتمے تک آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کی نگرانی کی جائے گی' بیان میں کہا گیا ہے کہ اگر دشمن تمام محاذوں پر جنگ بندی کی پابندی کرے تو ایران آبنائے ہرمز کو عارضی طور پر صرف تجارتی جہازوں کے لیے کھولنے پر تیار ہے۔ یہ اجازت بھی ایران کی نگرانی، اس کے مقرر کردہ راستے اور صرف غیر فوجی جہازوں تک محدود ہوگی، جبکہ مخالف ممالک کے فوجی جہازوں کو اس سے استثنا حاصل نہیں ہوگا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کے خطے میں موجود فوجی اڈوں کی زیادہ تر سپلائی آبنائے ہرمز سے گزرتی ہے اور یہ صورتحال ایران اور خلیج فارس کے لیے سکیورٹی خطرہ سمجھی جاتی ہے۔

بنگلہ دیش کے خلاف ٹیسٹ سیریز کے لیے سرفراز ہیڈ کوچ مقرر: پاکستان کے 16 رُکنی سکواڈ میں چار نئے چہرے کون سے ہیں؟

پاکستان کرکٹ بورڈ نے بنگلہ دیش کے خلاف دو ٹیسٹ میچز کی سیریز کے لیے 16 رُکنی سکواڈ کا اعلان کر دیا ہے۔ ٹیم میں فاسٹ بولر محمد عباس کی واپسی ہوئی ہے جبکہ چار نئے کھلاڑیوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ سنیچر کو پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے جاری کیے گئے اعلامیے میں بنگلہ دیش میں کھیلی جانے والی دو ٹیسٹ میچز کے لیے ٹیم کا اعلان کیا گیا۔ پی سی بی نے دورے کے لیے سابق کپتان سرفراز احمد کو ہیڈ کوچ جبکہ عمر گل کو بولنگ کوچ مقرر کیا ہے۔ اسد شفیق ٹیم کے بیٹنگ کوچ ہوں گے۔ کپتان شان مسعود کے علاوہ اوپنر امام الحق، بابر اعظم، سعود شکیل، محمد رضوان، محمد عباس، حسن علی، خرم شہزاد، ساجد خان، نعمان علی، غازی غوری، اذان اویس، سلمان علی آغا، شاہین شاہ آفریدی، عبداللہ فضل اور عماد بٹ کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ غازی غوری، اذان اویس، عبداللہ فضل اور عماد بٹ کو پہلی مرتبہ پاکستان کی ٹیسٹ ٹیم کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ غازی غوری کو بنگلہ دیش کے خلاف ون ڈے سیریز میں شامل کیا گیا جس پر بعض حلقوں کی جانب سے تنقید بھی کی گئی تھی۔ پاکستان کی ٹیم ٹیسٹ سیریز کے لیے دو مئی کو بنگلہ دیش پہنچے گی۔ سیریز کا پہلا میچ آٹھ سے 12 مئی کے دوران شیر بنگلہ نیشنل کرکٹ سٹیڈیم ڈھاکہ میں کھیلا جائے گا۔ دوسرا میچ سلہٹ انٹرنیشنل کرکٹ سٹیڈیم سلہٹ میں ہوگا۔ دونوں میچز آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا حصہ ہیں۔ پی سی بی کے مطابق دورے کی تیاریوں کے لیے پاکستان کرکٹ ٹیم کا تربیتی کیمپ 27 اپریل کو کراچی میں شروع ہوگا جو دو مئی کو ختم ہوگا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے جن چار نئے کھلاڑیوں کو ٹیسٹ ٹیم میں شامل کیا ہے، ان میں بولنگ آل راؤنڈر عماد بٹ بھی شامل ہیں۔ کرکٹ ویب سائٹ کرک انفو کے مطابق سیالکوٹ سے تعلق رکھنے والے 30 سالہ عماد بٹ 64 فرسٹ کلاس، 97 لسٹ اے اور 94 ٹی 20 میچز کھیل چکے ہیں جس میں اُن کی وکٹوں کی تعداد بالترتیب 205، 120 اور 104 ہے۔ وہ پاکستان ٹیلی ویژن اور لاہور وائٹس کی بھی نمائندگی کر چکے ہیں۔ پی ایس ایل میں وہ راولپنڈی، ملتان سلطانز، پشاور زلمی اور اسلام آباد کی ٹیم کا حصہ رہ چکے ہیں۔ رواں برس پاکستان کے لیے ون ڈے ڈیبیو کرنے والے محمد غازی غوری سنہ 2003 میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ وہ پاکستان کی انڈر 19 ٹیم کے علاوہ سٹیٹ بینک، اسلام آباد یونائیٹڈ اور کراچی ریجن انڈر 16 کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ وہ وکٹ کیپر اور دائیں ہاتھ کے بلے باز ہیں۔ کرک انفو کے مطابق ان کے فرسٹ کلاس میں 1692 رنز ہیں۔ کراچی میں پیدا ہونے والے 23 سالہ عبداللہ فضل 25 فرسٹ کلاس اور 14 ٹی ٹوئنٹی میچز کھیل چکے ہیں۔ فرسٹ کلاس کرکٹ میں اُن کی چار سنچریاں اور 10 نصف سنچریاں ہیں۔ سیالکوٹ سے تعلق رکھنے والے 21 سالہ اذان اویس نے 33 فرسٹ کلاس میچز میں 10 سنچریوں اور نو نصف سنچریوں کی بدولت 2673 رنز بنا رکھے ہیں۔

پاکستان کرکٹ ٹیم کے اعلان اور کچھ کھلاڑیوں کے انتخاب پر سوشل میڈیا پر تنقید بھی جاری ہے جبکہ بعض صارفین سرفراز احمد کو ہیڈ کوچ بنانے پر بھی اپنی آرا دے رہے ہیں۔ فیض نامی صارف نے ایکس پر لکھا کہ مجھے یقین ہے کہ سرفراز احمد کو اگر مناسب وقت دیا جائے تو وہ پاکستان کرکٹ کو بدل سکتے ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ سرفراز احمد سٹریٹ سمارٹ اور جارحانہ ہیں اور سب اُن کا احترام کرتے ہیں۔ رانا عمران نامی صارف اس سے مختلف رائے رکھتے ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ اس سے قبل پی سی بی بغیر کسی کوچنگ کے تجربے کے مصباح، وہاب ریاض، حفیظ کو بھی کوچ اور ڈائریکٹر بنا چکا ہے، لیکن اس کے کوئی خاطر خواہ نتائج نہیں نکلے۔ پی سی بی بار بار ایک ہی غلطی کر رہا ہے۔ محمد اعزاز نامی صارف نے لکھا کہ کیا ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ غازی غوری ہی مستقبل میں پاکستان ٹیم کے وکٹ کیپر ہوں گے اور کیا اب روحیل نذیر اور دیگر کی کہانی ختم ہو گئی ہے جنھیں ہم پہلے ٹیم کے ساتھ رکھتے رہے ہیں۔ کچھ صارفین 36 سالہ محمد عباس اور 30 سالہ عماد بٹ کو ٹیم میں شامل کرنے پر بھی سوال اُٹھا رہے ہیں۔ شہریار نامی صارف نے ایکس پر لکھا کہ کیا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ محمد عباس کو 2026 میں دوبارہ ٹیم میں شامل کیا گیا ہے جبکہ عماد بٹ کو بھی بہت دیر سے موقع دیا گیا ہے۔ ارباز نامی صارف نے لکھا کہ عبداللہ فضل اے ٹیم کے ساتھ کوئی میچ کھیلے بغیر سیدھا ٹیسٹ کرکٹ میں آ گئے ہیں۔ عماد بٹ اچانک سے ٹیم میں آ گئے۔ حسن علی کس بنیاد پر منتخب ہوئے جبکہ ساجد خان کو بھی دوسرے سپنر کے طور پر برقرار رکھا گیا ہے۔ بسمہ نامی صارف نے لکھا کہ ہم ہر سیریز میں 10 ڈیبیو کروا دیتے ہیں، 'ہر سیریز میں کوچ کو تبدیل کرتے ہیں، ان کھلاڑیوں کی حمایت نہیں ہوتی جو اس کے مستحق ہوتے ہیں اور پی ایس ایل کی پرفارمنس آپ کو ٹیسٹ سائیڈ میں لے جاتی ہے۔ یہ بہت عجیب ہے۔' خیال رہے کہ سرفراز احمد نے رواں برس بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا تھا، تاہم وہ پاکستان کی انڈر 19 ٹیم کے ساتھ بطور مینٹور وابستہ تھے یعنی وہ نوجوان کھلاڑیوں کی رہنمائی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ (بی بی سی اردو)

کیا پیشاب کرنے کے بعد قطروں کا بہنا کوئی سنگین بیماری ہے؟

اومکر کرمبیلکر

پیشاب کرنے کے بعد قطرے ٹپکنے کو طبّی زبان میں 'پوسٹ وائڈ ڈربلنگ' (پی وی ڈی) کہا جاتا ہے۔ یہ وہ حالت ہے جس میں پیشاب کرنے کے چند سیکنڈ یا بیت الخلا سے نکلنے کے دوران یا فوراً بعد اچانک پیشاب کے چند قطرے خارج ہو جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اسے معمولی مسئلہ سمجھتے ہیں لیکن یہ مردوں کی روزمرہ زندگی، خود اعتمادی اور نفسیاتی صحت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ صرف بڑھاپے میں ہی ہوتا ہے لیکن درحقیقت یہ مسئلہ نوجوان افراد میں بھی کافی عام ہے۔ بہت سے مرد اس بات کو محسوس کر سکتے ہیں کہ پیشاب کرنے کے بعد چند قطرے غیر ارادی طور پر نکل آتے ہیں، جس سے اُن کا زیر جامہ (انڈرویئر) یا شلوار گیلی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتے ہوئے انھیں تکلیف بھی محسوس ہوتی ہے۔ یہ ایک عام سی بات ہے لیکن زیادہ تر مرد اس بارے میں بات کرنے میں شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ دن کے اوقات میں پیشاب کے ان قطروں کا آنا، خاص طور پر دفتر میں یا سفر کے دوران، متاثرہ شخص کو یہ احساس دلا سکتا ہے کہ اس کا زیرِ جامہ گیلا ہے اور وہ بے آرام ہو رہے ہیں۔ وہ بار بار اپنے کپڑوں کو چیک کرنے لگتے ہیں۔ اس صورتحال سے ذہنی دباؤ بڑھ سکتا ہے اور خود اعتمادی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ کوئی سنگین بیماری نہیں۔ باقاعدہ ورزش، چند سادہ طریقوں اور پیشاب کرنے کے درست اصولوں پر عمل کے ذریعے اسے آسانی سے قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے، اس کی علامات کیا ہیں اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے کون سے حل واقعی مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ پیشاب سے فارغ ہو جانے کے باوجود بھی کچھ قطروں کے رساؤ کو پی وی ڈی کہا جاتا ہے۔ اس مسئلے کی اہم علامت یہ ہے کہ بیت الخلا چھوڑنے کے چند سیکنڈ یا چند منٹ بعد اچانک پیشاب کے چند قطرے خارج ہو جاتے ہیں۔ کیمبز ہسپتال سے منسلک ڈاکٹر عقیل خان نے بی بی سی مراٹھی کو بتایا کہ پیشاب کی نالی 'یوریتھرا' میں پیشاب کی تھوڑی مقدار رہ جائے تو اکثر ایسا ہو جاتا ہے۔ انھوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ 'پیشاب کرنے کے بعد قطرے ٹپکنا عام طور پر 'پیشاب پر قابو نہ رہنے' (یورینری اِنکونٹیننس) کی درجہ بندی میں شامل نہیں ہوتا۔ اس کے بجائے یہ ایک الگ کیفیت میں آتا ہے، جسے 'وائڈنگ ڈس فنکشن' کہا جاتا ہے، جس میں پیشاب کی نالی میں پیشاب کی تھوڑی مقدار باقی رہ جاتی ہے اور بعد میں رسنے لگتی ہے۔' یہ مسئلہ شرمندگی یا جھجھک کا باعث بن سکتا ہے لیکن ماہرین کے مطابق یہ کوئی سنگین حالت نہیں اور مناسب ورزشوں اور سادہ طریقۂ کار پر عمل کر کے اسے آسانی سے قابو میں کیا جا سکتا ہے۔ پیلوک فلور مضبوط مگر لچکدار پٹھوں، بافتوں اور رباطوں کا مجموعہ ہے جو پیٹ کے نچلے حصے میں ہوتا ہے۔ جسم کا یہ حصہ کسی جھولے یا وزن سنبھالنے والے نظام کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ اس حصے میں موجود اہم اعضا کو سہارا دیتا ہے، جیسے مثانہ، پیشاب کی نالی، آنتیں اور مردوں میں پروسٹیٹ غدود۔ یہ پٹھے ان اعضا کا وزن سنبھالنے میں مدد دیتے ہیں اور جب کوئی شخص کھڑا ہوتا ہے، چلتا یا حرکت کرتا ہے تو انھیں اپنی درست جگہ پر برقرار رکھتے ہیں۔

پیلوک فلور کا ایک اور اہم کام ان اعضا کو سہارا دینا ہے جو پیشاب اور پاخانے کے اخراج کو کنٹرول کرتے ہیں۔ جب پیٹ کے حصے میں دباؤ بڑھتا ہے، مثال کے طور پر گہرا سانس لینے، کھانسنے، چھینکنے، بھاری چیزیں اٹھانے یا ورزش کرنے کے دوران، تو پیلوک فلور کے پٹھے اس دباؤ کو برداشت کرنے میں مدد دیتے ہیں اور اعضا کو اپنی جگہ پر مستحکم رکھتے ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ پیلوک فلور توازن قائم رکھنے، جسم کے مرکزی حصے کی مضبوطی اور پیشاب و پاخانے پر کنٹرول کے لیے نہایت ضروری ہے۔ صحت مند جسم میں اس کے اہم کردار کے باوجود بہت سے لوگ اس نظام پر خاطر خواہ توجہ نہیں دیتے۔ پی وی ڈی کی سب سے عام وجوہات پیلوک فلور کا کمزور ہونا یا اس کا صحیح طریقے سے کام نہ کرنا ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ صرف عمر بڑھنے کے ساتھ ہوتا ہے لیکن یہ نوجوان مردوں میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا، ورزش نہ کرنا، وزن زیادہ ہونا اور پیشاب کرنے کی غلط عادات اس خطرے کو بڑھا سکتی ہیں۔

یہاں ایک غلط فہمی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ پی وی ڈی کا مسئلہ ہمیشہ پروسٹیٹ غدود کے سبب ہوتا ہے۔ کبھی کبھار بڑھے ہوئے غدود بھی اس مسئلے کا باعث بن سکتے ہیں۔ تاہم زیادہ تر مرد خاص طور پر جوان افراد کو پروسٹیٹ کی کوئی بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں پی وی ڈی کا مسئلہ جسم میں کسی قسم کے نقصان یا کسی ساختی مسئلے کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ اس کا تعلق پیلوک فلور کے درست طریقے سے کام نہ کرنے سے ہو سکتا ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ اگر پی وی ڈی کے ساتھ دیگر مسائل بھی سامنے آ رہے ہوں تو اس کا باقاعدہ طبّی جائزہ لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ ان علامات میں پیشاب کرتے وقت جلن کا احساس، پیشاب کی دھار کا کمزور ہونا، پیشاب کرنے میں دشواری، بار بار بیت الخلا جانا، پیشاب میں خون آنا اور پیٹ کے نچلے حصے میں درد شامل ہیں۔ اگر یہ علامات موجود ہوں تو معالجین مریضوں میں دیگر بیماریاں بھی تلاش کرنے پر غور کرتے ہیں، جیسے پیشاب کی نالی کا انفیکشن، یوریتھرا میں تنگی یا پروسٹیٹ کی سوزش۔ یہ جانچنے کے لیے کہ کسی شخص کو پیشاب کے بعد اپنے قطروں پر قابو ہے یا نہیں، ڈاکٹر عموماً سب سے پہلے اس کی علامات کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور پھر ایک سادہ جسمانی معائنہ کرتے ہیں۔ بعض اوقات ڈاکٹر 'یوروفلومیٹری' جیسے ٹیسٹ کرنے کا مشورہ بھی دیتے ہیں (جس سے پیشاب کے بہاؤ کی جانچ ہوتی ہے) یا یورینالائسز (پیشاب کے تجزیے کے ذریعے کسی مسئلے کی نشاندہی کرنا)۔ علاج کا سب سے اہم حصہ پیلوک فلور کی ورزشیں درست طریقے سے کرنا ہے۔ ڈاکٹر عقیل خان کے مطابق 'اس مسئلے کی تشخیص عموماً علامات کی طبّی تاریخ اور جسمانی معائنے کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ بعض اوقات یورینالائسز یا یوروفلومیٹری جیسے ٹیسٹ تجویز کیے جا سکتے ہیں۔ کسی شخص کو خود بھی کچھ باتوں کا احساس ہو سکتا ہے، مثلاً پیشاب روک دینے کے بعد بھی پیشاب کا جاری رہنا۔' اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کہیں کوئی سنگین وجہ تو موجود نہیں، باقاعدہ طبی معائنہ ضروری ہے۔' وہ مزید بتاتے ہیں کہ پی وی ڈی کو قابو میں رکھنے کے لیے پیلوک فلور کی ورزشیں بے حد اہم ہیں۔ 'یوریتھرا ملکنگ' کا مطلب یہ ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد خصیوں کے پیچھے والے حصے پر ہلکا دباؤ ڈالا جائے، جس سے باقی رہ جانے والا پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔' ڈاکٹر عقیل خان مزید بتاتے ہیں کہ 'ایک عام غلطی یہ ہے کہ ورزشیں غلط طریقے یا بے قاعدگی سے کی جاتی ہیں۔ درست رہنمائی نہایت ضروری ہے، جب تک کوئی مسئلہ، جیسے کہ انفیکشن یا پروسٹیٹ کے بڑھ جانے کی کیفیت موجود نہ ہو تو ادویات کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر کسی شخص کے جسم میں پی وی ڈی کے علاوہ دیگر علامات بھی موجود ہوں تو یہ سنگین مسئلہ ہو سکتا ہے۔ ان سنگین علامات میں پیشاب میں خون آنا، پیشاب کرتے وقت جلن، بخار، پیٹ کے نچلے حصے یا ٹانگوں کے درمیان درد، پیشاب کی دھار کا کمزور ہونا یا بار بار انفیکشن ہونا شامل ہیں۔ اگر آپ کو یہ علامات محسوس ہوں تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔ یہ علامات پیشاب کی نالی میں رکاوٹ، انفیکشن یا تنگی جیسے مسائل کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔'

کوکیلابین دھیروبھائی امبانی ہسپتال سے منسلک ڈاکٹر شیام ورما ان مسائل پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'اگر پی وی ڈی کی علامات کے علاوہ پیشاب میں خون آ رہا ہے، تکلیف ہو رہی ہو یا پیشاب کی دھار کمزور ہو تو یہ صرف پی وی ڈی کا مسئلہ نہیں ہوتا بلکہ کسی اور بیماری کی علامات بھی ہو سکتی ہیں۔ اس لیے اس کا باقاعدہ طبّی معائنہ کروانا ضروری ہے۔' پی وی ڈی پیشاب کے دیگر مسائل کے سبب بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اوور ایکٹو مثانہ ہونے کی صورت میں کسی شخص کو بار بار اور فوراً پیشاب کی حاجت محسوس ہونا، اسی لیے پیشاب کے بعد قطرے ٹپکنا اس کے لیے مزید اذیت ناک ہو سکتا ہے۔ اگر پیشاب کی نالی تنگ ہو جائے تو پیشاب کا آخری حصہ ٹھیک طرح سے نہیں بہہ پاتا۔ اسی طرح 'پروسٹیٹائٹس' کی صورت میں پیلوک کے پٹھوں میں سوجن اور درد پیشاب کے قطرے ٹپکنے کے مسئلے کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ورما کے مطابق 'چونکہ پیشاب کی نالی کے مکمل طور پر خالی نہ ہونے کے امکان زیادہ ہوتا ہے، اس لیے مثانے کی حساسیت، پٹھوں کا سکڑاؤ اور پروسٹیٹائٹس کی وجہ سے ہونے والی سوزش، یہ سب عوامل مل کر پیشاب کے قطرے ٹپکنے کا سبب بن سکتے ہیں۔' ڈاکٹر طبی معائنہ کا آغاز سب سے پہلے اس حالت کے بارے میں تفصیلی سوالات پوچھ کر کرتے ہیں۔ وہ یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ پیشاب پر قابو نہ رہنے کی کیفیت کب ہوتی ہے، کتنا پیشاب خارج ہو رہا ہے، کیا پیشاب کے دوران کوئی جلن یا درد محسوس ہوتا ہے اور یہ مسئلہ روزمرہ زندگی کو کس حد تک متاثر کر رہا ہے؟ اس کے بعد جسمانی معائنہ کیا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر پروسٹیٹ غدود کا بھی معائنہ کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات انتہائی سادہ ٹیسٹ بھی کیے جا سکتے ہیں، جیسے کہ یورینالائسز (پیشاب کا ٹیسٹ)، یوروفلومیٹری (پیشاب کے بہاؤ کی رفتار ناپنے کے لیے) اور پیشاب کرنے کے بعد باقی رہ جانے والے پیشاب کی مقدار کی پیمائش۔ اگر کوئی سنگین علامات سامنے آئیں تو ڈاکٹر مزید تفصیلی ٹیسٹ تجویز کر سکتے ہیں، مثلاً سیسٹوسکوپی یا مختلف قسم کے امیجنگ سکین۔ جن افراد کو پیشاب کرنے کے بعد قطرے ٹپکنے کا مسئلہ ہوتا ہے، وہ گھر پر ایک سادہ سی ڈائری رکھ سکتے ہیں۔ اس میں وہ یہ نوٹ کر سکتے ہیں کہ پیشاب کے بعد قطرے ٹپکنے کا مسئلہ انھیں کب کب پیش آ رہا ہے، یہ کتنی مقدار میں ہوتا ہے، وہ دن میں کتنی بار پانی پیتے ہیں اور پیشاب کرنے کے بعد تھوڑا انتظار کرنے سے اس کیفیت میں فرق آتا ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر شیام ورما وضاحت کرتے ہیں کہ 'یہ ڈائری مفید ثابت ہو سکتی ہے کیونکہ اس سے مسئلے کی نوعیت اور اس کے تسلسل کو واضح طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے لیکن اگر علامات برقرار رہیں تو محض خود دیکھ بھال کافی نہیں ہوتی بلکہ مناسب طبی جانچ کروانا ضروری ہے۔' وہ مزید کہتے ہیں کہ 'اگر صرف چند قطرے نکلتے ہوں تو دوا کی ضرورت صرف اسی صورت میں ہوتی ہے جب کوئی دوسری بڑی وجہ بھی موجود ہو۔ اگر کسی فرد کو صرف پی وی ڈی ہو تو عموماً دوائیں تجویز نہیں کی جاتیں۔ پیلوک فلور کی تربیت اور یوریتھرا ملکنگ جیسی ورزشیں پی وی ڈی کے لیے نہایت مؤثر، شواہد پر مبنی اور آزمودہ طریقے ہیں۔' ڈاکٹر ورما نے ورزشوں کے بارے میں چند اہم نکات بھی واضح کیے۔ انھوں نے کہا کہ 'غلط پٹھوں کو مضبوط کرنا، پیٹ، کولھوں یا رانوں کے پٹھوں کا حد سے زیادہ استعمال کرنا، سانس روک لینا، ورزشیں باقاعدگی سے نہ کرنا اور چند دنوں میں فوری نتائج کی توقع رکھنا، یہ سب بڑی غلطیوں میں شامل ہیں۔' بہت سے مرد صرف 'پٹھوں کو مضبوط کرنے' کی ورزشیں کرتے ہیں لیکن انھیں پیلوک فلور کو درست طریقے سے مستحکم کرنے کا طریقہ نہیں سکھایا جاتا۔ ورزش کی شدت سے زیادہ اہم اس کی درست تکنیک ہے۔' (بی بی سی اردو)

خواتین ریزرویشن بل: اربابِ اقتدار کی سازش یا ادھورا اصلاحی قدم؟

جاوید جمال الدین

ہندوستانی سیاست میں خواتین ریزرویشن بل ایک بار پھر زبردست بحث کا موضوع بن چکا ہے۔ پارلیمنٹ میں اس بل کی ناکامی نے جہاں حکومت کے دعوؤں کو دھچکا پہنچایا ہے، وہیں اس کے پس پردہ سیاسی محرکات پر بھی سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ لوک سبھا میں دو دن تک جاری رہنے والی گرما گرم بحث کے بعد جب ووٹنگ ہوئی تو حکومت مطلوبہ دو تہائی اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ بل کے حق میں 298 اور مخالفت میں 230 ووٹ پڑے، جبکہ منظوری کے لیے 352 ووٹ درکار تھے۔ اس طرح یہ آئینی ترمیمی بل ابتدائی مرحلے میں ہی مسترد ہو گیا، جسے حکومت کے لیے ایک بڑی سیاسی ناکامی تصور کیا جا رہا ہے۔ حکومت نے اس بل کو خواتین کو با اختیار بنانے کی سمت ایک "تاریخی قدم" قرار دیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پارلیمنٹ میں اپیل کی کہ اس معاملے کو سیاست سے بالاتر رکھا جائے اور خواتین کی نمائندگی بڑھانے کے اس موقع کو ضائع نہ کیا جائے۔ اسی طرح مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے اسے خواتین مخالف ذہنیت کا مظہر قرار دیا۔ حکومت کا مؤقف تھا کہ لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں میں 33 فیصد ریزرویشن سے خواتین کی شرکت میں انقلابی اضافہ ہوگا اور یہ جمہوریت کو مزید مضبوط بنائے گا۔ لیکن اپوزیشن نے اس بیانیے کو مکمل طور پر مسترد کر دیا۔ قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اسے "ملک مخالف" قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ بل دراصل خواتین کے حقوق کا نہیں بلکہ انتخابی نقشہ تبدیل کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ان کے مطابق، حد بندی کو اس بل کے ساتھ جوڑ کر سیاسی توازن کو متاثر کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے بھی اسی مؤقف کی تائید کرتے ہوئے اسے بی جے پی کی ایک "سیاسی چال" قرار دیا اور کہا کہ مردم شماری میں تاخیر اسی حکمت عملی کا حصہ ہے، تاکہ پسماندہ طبقات کی حقیقی نمائندگی کو محدود رکھا جا سکے۔ اسی سلسلے میں پرینکا گاندھی اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے بل کے وقت، ڈھانچے اور نفاذ کے طریقۂ کار پر سوالات اٹھائے۔ خاص طور پر او بی سی، دلت اور مسلم خواتین کی نمائندگی کے حوالے سے پائی جانے والی غیر وضاحت کو ایک بنیادی خامی قرار دیا گیا۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اگر ریزرویشن واقعی شمولیت کا ذریعہ ہے تو اس میں سماجی توازن اور انصاف کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں ایک اہم پہلو وہ ہے جس نے اس بحث کو مزید گہرا کر دیا، یعنی حد بندی (Delimitation) کا معاملہ۔ حکومت نے خواتین ریزرویشن بل کے ساتھ حد بندی کا بل بھی پیش کیا، حالانکہ ملک میں ابھی مردم شماری مکمل نہیں ہوئی۔ مرکزی وزیر قانون ارجن رام میگھاوال نے آئین کی 131 ویں ترمیم کے طور پر اس بل کو پیش کیا، جس نے اپوزیشن کے شکوک کو مزید تقویت دی۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن ریجیجو نے وضاحت دی کہ بل ابھی بحث کے مراحل میں ہیں، لیکن اپوزیشن نے اسے ایک منظم سیاسی حکمت عملی قرار دیا۔

ان تمام سیاسی بیانات کے درمیان سب سے زیادہ توجہ سیاسی تجزیہ کار یوگیندر یادو کے مؤقف نے حاصل کی، جنہوں نے اس بل کو کھلے الفاظ میں بی جے پی کا "سیاسی سٹنٹ" قرار دیا۔ ان کے مطابق، یہ بل خواتین کو فوری طور پر ریزرویشن دینے کے بجائے اسے 2029 یا حتیٰ کہ 2039 تک مؤخر کرنے کی ایک چال ہے۔ حد بندی کی شرط شامل کر کے اس عمل کو دانستہ طور پر پیچیدہ بنایا گیا ہے تاکہ اس کا نفاذ غیر یقینی ہو جائے اور سیاسی فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ یوگیندر یادو نے مزید خبردار کیا کہ حد بندی کی اس مشق سے ملک کے وفاقی ڈھانچے پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ ان کے مطابق، اس سے کچھ ریاستوں کو فائدہ اور دیگر کو نقصان پہنچ سکتا ہے، خاص طور پر جنوبی ہندوستان کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ اقدام جمہوری توازن کے خلاف ہے اور اس کا اصل مقصد انتخابی مفادات کا حصول ہے، نہ کہ خواتین کو با اختیار بنانا۔ انہوں نے اس پورے عمل کو "پروپیگنڈہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ خواتین کے نام پر عوامی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جبکہ حقیقت میں اس کا نفاذ غیر واضح رکھا گیا ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اپوزیشن جماعتیں اصولی طور پر خواتین ریزرویشن کی مخالف نہیں ہیں۔ ان کا اعتراض صرف اس کے ڈھانچے، وقت اور نفاذ کے طریقۂ کار پر ہے۔ اگر یہی بل واضح سماجی نمائندگی، مردم شماری کی بنیاد اور بغیر حد بندی کی پیچیدگی کے ساتھ پیش کیا جاتا تو شاید اس کی مخالفت اتنی شدید نہ ہوتی۔ اصل سوال یہی ہے کہ نمائندگی کی تعریف کیا ہے؟ کیا صرف نشستوں کی تعداد بڑھا دینا کافی ہے، یا اس میں سماجی انصاف، توازن اور شمولیت بھی شامل ہونی چاہیے؟ اگر پسماندہ طبقات کی خواتین کو مناسب حصہ نہیں ملتا تو یہ بل اپنی اصل روح سے محروم ہو سکتا ہے۔ یہی وہ نقطہ ہے جہاں سے اس پوری بحث کی سنجیدگی بڑھ جاتی ہے اور یہ صرف ایک قانون نہیں بلکہ ایک نظریاتی مسئلہ بن جاتا ہے۔ مزید یہ کہ اس بل کے ساتھ جڑی ہوئی تاخیر بھی سوالات کو جنم دیتی ہے۔ اگر واقعی خواتین کو نمائندگی دینا مقصد تھا تو اسے فوری طور پر نافذ کیوں نہیں کیا گیا؟ حد بندی اور مردم شماری کی شرائط کو شامل کر کے اس عمل کو طویل بنانا ناقدین کے مطابق نیت پر شکوک پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی ماہرین اسے ایک طویل المدتی سیاسی منصوبہ قرار دے رہے ہیں جس کا تعلق آنے والے انتخابات سے جوڑا جا رہا ہے۔ لوک سبھا میں اس بل کی ناکامی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ جمہوریت میں صرف اکثریت کافی نہیں، بلکہ اعتماد، شفافیت اور نیت بھی اہم ہوتی ہے۔ حکومت کا دعویٰ اپنی جگہ، لیکن اپوزیشن اور ماہرین کی تنقید بھی مکمل طور پر بے بنیاد نہیں کہی جا سکتی۔ آخر کار، خواتین ریزرویشن بل ایک اہم اور ضروری قدم ہو سکتا ہے، لیکن اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ اسے کس حد تک منصفانہ، شفاف اور جامع بنایا جاتا ہے۔ اگر اس میں تمام طبقات کی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے تو یہ واقعی ایک تاریخی اصلاح ثابت ہو سکتا ہے، بصورت دیگر یہ محض ایک سیاسی نعرہ بن کر رہ جائے گا۔ فی الحال یہ بل پارلیمنٹ میں ناکام ضرور ہوا ہے، مگر اس نے ایک بڑی بحث کو جنم دیا ہے جو ایسی بحث جو آنے والے وقت میں ہندوستانی سیاست کی سمت متعین کر سکتی ہے۔ عوام اب پہلے سے زیادہ باشعور ہو چکے ہیں اور وہ محض نعروں کے بجائے عملی اقدامات کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنے والے دنوں میں اس طرح کے کسی بھی بل کو نہ صرف سیاسی بلکہ عوامی کسوٹی پر بھی پرکھا جائے گا۔ یہ فیصلہ اب عوام کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اسے حقیقی اصلاح سمجھتے ہیں یا ایک اور سیاسی حکمت عملی۔ جمہوریت کی اصل طاقت بھی یہی ہے کہ آخر کار عوام ہی طے کرتے ہیں کہ کون سا قدم ان کے مفاد میں ہے اور کون سا نہیں۔

ورقِ تازہ

19 April 2026

اداریہ

"تعلیمی شاپنگ مالز" پر تالا

علم کے ان مقدس ایوانوں کو، جنہیں کبھی معاشرے کی اخلاقی اور فکری تربیت کا مرکز سمجھا جاتا تھا، اب ایک طویل عرصے سے بے رحم تجارتی منڈیوں اور شاپنگ مالز میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آج کا نجی تعلیمی نظام محض فیس وصولی تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس نے ایک ایسے منظم مافیا کی شکل اختیار کر لی ہے جس کا واحد مقصد والدین کی جیبوں کو ہر ممکن طریقے سے نچوڑنا ہے۔ نئے تعلیمی سال کی شروعات اب بچوں کے لیے علم کی جستجو کے بجائے، والدین کے لیے ایک ایسے سالانہ مالی عذاب کی نوید لے کر آتی ہے جہاں اسکول انتظامیہ کی من مانیاں اور ان کی ہوسِ زر ہر اخلاقی حد کو پار کر جاتی ہے۔ اس تاریک اور گھٹن زدہ تعلیمی ماحول میں ریاستی حکومت کی جانب سے اسکولوں کی اس کھلی لوٹ مار پر پابندی کا حالیہ فیصلہ دراصل ایک ایسی تازہ ہوا کا جھونکا ہے جس کا متوسط طبقہ برسوں سے منتظر تھا۔ محکمہ تعلیم کی جانب سے جاری کیا گیا یہ حکمنامہ کہ کوئی بھی اسکول طلبہ کو مخصوص دکانوں یا براہِ راست اسکول کیمپس سے یونیفارم، کاپیاں اور تعلیمی سامان خریدنے پر مجبور نہیں کر سکتا، ایک جرات مندانہ اور قابل ستائش قدم ہے۔ یہ فیصلہ اس بات کا باضابطہ اعتراف ہے کہ نظامِ تعلیم کو چند مفاد پرستوں نے یرغمال بنا رکھا تھا۔ پرائمری اور سیکنڈری ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ تعلیم کے نام پر چلنے والی یہ دکانیں دراصل ایک "کلوزڈ لوپ اکانومی" بن چکی ہیں، جہاں گاہک (والدین) کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ کوالٹی اور قیمت پر سوال اٹھائے بغیر اسی مخصوص دکاندار سے خریداری کرے جس کے ساتھ اسکول انتظامیہ کا خفیہ کمیشن طے ہوتا ہے۔ اسکولوں کی اس نام نہاد ڈسپلن اور یکساں شناخت کی آڑ میں جو کھیل کھیلا جاتا ہے، وہ سیدھی سادی بلیک میلنگ ہے۔ جوتے کے تسمے سے لے کر اسکول کے مخصوص لوگو (Logo) والی جرابوں اور بیلٹ تک، ہر چیز پر اسکولوں نے اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔ بازار میں جو کاپی بیس روپے میں دستیاب ہوتی ہے، اسکول کے احاطے یا ان کی بتائی ہوئی مخصوص دکان پر اس کی قیمت پچاس روپے وصول کی جاتی ہے۔ اس اجارہ داری کا بنیادی مقصد کھلے بازار کے مسابقتی رجحان کو ختم کر کے ایک ایسا سنڈیکیٹ بنانا ہے جہاں خریدار کے پاس لٹنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہ بچے۔ اس مافیا کی سفاکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ بچوں کی نفسیات کو اپنے تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اگر کوئی غریب یا متوسط طبقے کا باپ بازار سے سستے داموں ملتا جلتا یونیفارم یا بغیر لوگو والی کاپیاں خرید کر دے دے، تو اس بچے کو پوری کلاس کے سامنے ہدفِ تنقید بنایا جاتا ہے۔ اساتذہ اور انتظامیہ کی جانب سے ہونے والی یہ ہتک آمیز باز پرس بچے کے ذہن پر گہرے منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ تعلیم کا بنیادی مقصد معاشرے سے طبقاتی فرق کو مٹانا ہوتا ہے، لیکن ہمارے نجی اسکولوں نے برانڈنگ اور مخصوص دکانوں کی شرط لگا کر کلاس رومز کو طبقاتی تفریق کا سب سے بڑا اڈہ بنا دیا ہے۔

اپریل اور مئی کے مہینے ان خاندانوں کے لیے کسی مالی خشک سالی سے کم نہیں ہوتے جن کے دو یا تین بچے نجی اسکولوں میں زیرِ تعلیم ہیں۔ بھاری بھرکم داخلہ فیس اور ماہانہ فیس کے بعد، اسکول کٹ کے نام پر تھمائی جانے والی ہزاروں روپوں کی پرچی والدین کی کمر توڑ دیتی ہے۔ کئی سفید پوش خاندان اپنے بچوں کو احساسِ کمتری سے بچانے کے لیے ان مہینوں میں قرض لینے، اپنی بنیادی ضروریات کاٹنے یا دفاتر سے ایڈوانس تنخواہ مانگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ کوئی تعلیمی عمل نہیں، بلکہ سفید پوشی کی آڑ میں ہونے والی ایک منظم بھتہ خوری ہے، جس پر اب تک ریاست نے مجرمانہ خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ نصابی کتابوں کے معاملے میں اس تجارتی مافیا کی درندگی مزید بے نقاب ہو جاتی ہے۔ حکومت کی واضح ہدایات کے باوجود کہ بال بھارتی، ایس سی ای آر ٹی (SCERT) اور این سی ای آر ٹی (NCERT) کی معیاری اور سستی کتابیں پڑھائی جائیں، نجی اسکول جان بوجھ کر پرائیویٹ پبلشرز کی مہنگی ترین کتابیں نصاب میں شامل کرتے ہیں۔ اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ سرکاری کتابوں پر اسکولوں کو کوئی کمیشن نہیں ملتا، جبکہ نجی پبلشرز ان اسکولوں کے مالکان کو چالیس سے پچاس فیصد تک کا خفیہ کٹ (Cut) فراہم کرتے ہیں۔ علم کی ترسیل کے نام پر چند صفحات پر مشتمل یہ رنگ برنگی کتابیں ہزاروں روپے میں فروخت کر کے اسکولوں نے تعلیمی معیار کو نہیں بلکہ اپنے بینک بیلنس کو بلند کیا ہے۔ اس پوری لوٹ مار میں پیرنٹ ٹیچر ایسوسی ایشنز (PTA) کا کردار بھی انتہائی شرمناک رہا ہے۔ جن تنظیموں کا قیام والدین کے حقوق کے تحفظ کے لیے عمل میں لایا گیا تھا، وہ عموماً اسکول انتظامیہ کی کٹھ پتلیاں بن کر رہ گئی ہیں۔ مینجمنٹ اپنے من پسند افراد کو ان کمیٹیوں میں شامل کر کے اپنی ہر تجارتی پالیسی پر ان سے انگوٹھا لگوا لیتی ہے۔ اگر یہ کمیٹیاں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ کردار ادا کرتیں، تو شاید حکومت کو اس قدر سخت حکمنامہ جاری کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ حکومتی فیصلہ اپنی جگہ انتہائی خوش آئند ہے، لیکن اس کی اصل کامیابی کا انحصار اس کے زمینی نفاذ پر ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ نجی اسکولوں کی انتظامیہ انتہائی بااثر افراد، سیاستدانوں اور سرمایہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ وہ حکومتی احکامات میں سے خامیاں نکالنے اور نئے راستے تراشنے کے ماہر ہیں۔ عین ممکن ہے کہ یونیفارم اور کتابوں میں ہونے والے اس مالی نقصان کو پورا کرنے کے لیے وہ ڈویلپمنٹ فیس، ڈیجیٹل لرننگ فیس یا کسی اور مبہم نام سے فیس کے اسٹرکچر میں اضافہ کر دیں۔ محکمہ تعلیم کو اس بات پر کڑی نظر رکھنی ہوگی کہ اسکول ایک دروازہ بند ہونے پر لوٹ کھسوٹ کا کوئی دوسرا چور دروازہ نہ کھول لیں۔ اس بدبودار تجارتی نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے سب سے بڑا کردار خود والدین کو ادا کرنا ہوگا۔ اسکولوں کا یہ مافیا اسی وقت تک طاقتور ہے جب تک والدین خوفزدہ اور خاموش ہیں۔ حکومت نے ایک مضبوط ہتھیار فراہم کر دیا ہے، اب والدین کو چاہیے کہ وہ اسکول کی کسی بھی غیر قانونی زبردستی کے خلاف کھڑے ہوں، آواز اٹھائیں اور تحریری شکایات درج کروائیں۔ تعلیم کوئی پراڈکٹ نہیں ہے جسے جبر کے زور پر بیچا جائے، اور نہ ہی طلبہ کوئی گاہک ہیں جن کی جیبیں کاٹ کر اسکول مالکان کی تجوریاں بھری جائیں۔ ریاست نے اپنا قدم اٹھا لیا ہے، اب اس مافیا کی کمر توڑنے کے لیے معاشرے کو اپنی مصلحت آمیز خاموشی توڑنی ہوگی۔

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
19 April 2026

ہندی لیکھک سنگھ کے زیراہتمام 615ویں ماہانہ ادبی نشست ومشاعرہ کا انعقاد

حیدرآباد (راست) ہندی لیکھک سنگھ، حیدرآباد کی 615ویں ماہانہ ادبی نشست عابڈس میں واقع امرت کانفرنس ہال (راگھو رتنا ٹاورس) میں منعقد ہوئی، جس میں ادباء، شعرا اور ادب دوست افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔تقریب میں سماجی خدمت گزار امرت کمار جین مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے جبکہ امرت چٹس کی ڈائریکٹر ورشا سنچیتی، سماجی کارکن پرمیشوری شرما (وجّو شرما)، انجنی کمار گوئل اور اطیب اعجاز مہمانانِ اعزازی تھے۔ پہلے اجلاس میں ادبی مذاکرہ منعقد ہوا، جس میں شاعرہ آشا ٹھاکر نے اردو و ہندی کے عظیم

ادیب سچیدانند ہیرانند واتسیاین اگیہ کی ہمہ جہت شخصیت اور ادبی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ اگیہ نہ صرف ایک ممتاز شاعر بلکہ ناول نگار، مضمون نگار اور صحافی بھی تھے، جنہوں نے ”شیکھر: ایک جیونی“ اور ”اسادھ وینا“ جیسی شاہکار تخلیقات کے ذریعے ادب کو نئی جہت عطا کی۔ وہ جدید ہندی ادب میں تجربہ پسندی کے بانی تصور کیے جاتے ہیں اور انہیں گیان پیٹھ سمیت کئی اعلیٰ اعزازات سے نوازا گیا۔اس موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے سینئر شاعر ٹھاکر دنیش سنگھ نے کہا کہ اگیہ کی زندگی نہایت متنوع رہی۔ وہ ایک جانب تحریکِ آزادی سے وابستہ انقلابی تھے تو دوسری جانب فوج میں بھی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ملک و بیرونِ ملک وسیع سفر کیے اور جودھپور یونیورسٹی میں انگریزی کے پروفیسر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ وہ دنمان اور پرتیک جیسے معروف رسائل کے مدیر رہے اور تار سپتک جیسے اہم شعری مجموعوں کے محرک بھی تھے۔مہمانِ خصوصی امرت کمار جین نے اپنے خطاب میں ہندی لیکھک سنگھ کو شہر کی ایک قدیم اور باوقار ادبی تنظیم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس ادارے نے برسوں سے ادیبوں کو پلیٹ فارم فراہم کرکے ہندی ادب کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اس ادارے سے وابستہ کئی قلمکار آج قومی سطح پر اپنی شناخت قائم کر چکے ہیں۔تقریب کی نظامت گولکنڈہ درپن کے مدیر اور شاعر گووندا کشے نے انجام دی اور تنظیم کی سرگرمیوں سے حاضرین کو آگاہ کیا۔دوسرے اجلاس میں شعری نشست منعقد ہوئی، جس کی صدارت چمپالال بید نے کی۔شعرا نے عصری موضوعات، سماجی مسائل اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اپنا کلام پیش کیا، جسے سامعین نے خوب سراہا۔ کلام پیش کرنے والوں میں چمپالال بید، گووندا کشے، ممتا مشرا، ڈاکٹر پریم لتا سریواستو، آشا ٹھاکر، ودیا دوے شریمالی، ندھی جھا، ٹھاکر دنیش سنگھ، اطیب اعجاز، عبدالرشید، انجنی کمار گوئل اور للت کمار اگروال سمیت دیگر شعرا شامل تھے۔تقریب کے اختتام پر چمپالال بید، ٹھاکر دنیش سنگھ اور ڈاکٹر پریم لتا سریواستو نے تمام شرکاء اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

اڈیشہ میں ہونے والے ایس آئی آر میں بلاتفریق مذہب ہر شہری کا تعاون کریں: مولانا قمر انیس قاسمی

امارتِ شرعیہ کے زیرِ اہتمام ضلع کٹک کے کیسرپور و نعمت پور اور ضلع پوری کے کٹکنا میں ایس آئی آر پر تربیتی ورکشاپ

(نمائندہ: کٹک / 18 اپریل 2026):۔ امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کی جانب سے ایس آئی آر (Special Intensive Revision) سے متعلق جاری ہمہ گیر تربیتی مہم کے تحت ایک اہم اور مفید ورکشاپ ضلع پوری کے کٹکنا کی مرکزی جامع مسجد میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس تربیتی پروگرام کی صدارت معاون ناظمِ امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ جناب مولانا قمر انیس صاحب نے فرمائی۔ ورکشاپ کا آغاز قائد وفد حضرت مولانا قمر انیس صاحب قاسمی معاون ناظم امارت شرعیہ کی گفتگو سے ہوا۔ انہوں نے اپنے بتدائی خطاب میں امارت شرعیہ کی خدمات کے دائرہ کار اور ایس آئی آر کی اہمیت، اس کے سماجی اثرات اور عوامی شمولیت کی ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس موقع پر امارتِ شرعیہ کی ریسرچ ٹیم کے رکن مفتی قیام الدین قاسمی نے وقف کی زمینوں کے تحفظ کی تدبیر کی طرف توجہ دلائی

اور کہا کہ حفاظت کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ زمینوں کو تصرف میں لایا جائے۔ اس سے مسلمانوں کو فائدہ بھی پہونچے گا اور تحفظ بھی ہوگا، بعد ازاں امارتِ شرعیہ کی ریسرچ ٹیم کے ارکان ڈاکٹر مولانا حفظ الرحمن اور مولانا اکرام الدین قاسمی نے پروجیکٹر اور پریزنٹیشن کے ذریعہ شرکاء کو عملی تربیت دی۔ انہوں نے پیرنٹل میپنگ، فارم 6، فارم 8 اور ایس آئی آر سے متعلق پیچیدہ امور کو نہایت سادہ، عام فہم اور عملی انداز میں سمجھایا، جس سے شرکاء کو براہِ راست فائدہ حاصل ہوا۔ شرکاء نے مجلس میں ان کاموں کو پریکٹیکل بھی انجام دیا۔ شرکاء کی ایک بڑی تعداد نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ایس آئی آر مکمل ہونے تک ہم لوگ اپنے اپنے علاقوں میں اس ٹریننگ کے ذریعے عام لوگوں کی مدد کو یقینی بنائیں گے جو امارت شرعیہ کے لیے ایک خوش آئند امر ہے۔ واضح رہے کہ یہ تیسری تربیتی مہم تھی اس سے قبل کیسرپور کی بڑی مسجد میں اور معصوم پور حلقے کے قصبہ نعمت پور میں ٹریننگ دی جا چکی ہے اور ان تربیتی مہمات کو کامیاب بنانے میں مولانا صبغت اللہ صاحب قاضی شریعت امارت شرعیہ دفتر کٹک اور حافظ شہاب الدین صاحب مبلغ امارت شرعیہ نے اہم رول ادا کیا۔ ریاست جھارکھنڈ میں ہونے والے ایس آئی آر سے متعلق حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی اور ناظم امارت شرعیہ حضرت مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نہایت فکرمند ہیں کہ کوئی شہری کسی بھی طرح ایس آئی آر کے اس زمرے سے باہر نہ رہ جائے۔ ورکشاپ میں علاقہ کے عمائدین، سماجی کارکنان، دانشوران اور مختلف ملی وسماجی تنظیموں کے نمائندگان بھی شریک رہے۔ واضح رہے کہ حضرت امیر شریعت کی ہدایت پر امارتِ شرعیہ کی جانب سے یہ تربیتی مہم اڈیشہ میں دو ہفتہ تک جاری رہے گی۔ قابل ذکر ہے کہ ناظم امارت شرعیہ مفتی محمد سعید الرحمٰن صاحب قاسمی، مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی قاضی شریعت امارت شرعیہ اور مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ قاسمی مسلسل تربیتی وفد کے رابطے میں ہیں۔

”ایک دن“ کے ٹریلر نے انٹرنیٹ پر دھوم مچا دی

ممبئی: ۱۸/ اپریل (ایم ملک) عامر خان پروڈکشنز کی آنے والی فلم ”ایک دن“ جس میں سائی پلاوی اور جنید خان مرکزی کردار میں ہیں، ایک پیاری اور دل کو چھو لینے والی محبت کی کہانی کا وعدہ کرتی ہے۔ یہ یقینی طور پر ایک ایسی فلم ہے جس کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔ اپنے روح پرور گانوں کے ساتھ ایک متحرک ماحول بنانے کے بعد، میکرز نے اب ایک دلچسپ ٹریلر جاری کیا ہے جس میں امید اور جادو سے بھری محبت کی کہانی کو خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے ۔”ایک دن“ کا ٹریلر آخرکار یہاں ہے، اور یہ ایک جادوئی محبت کی کہانی کی جھلک پیش کرتا ہے ۔ جنید خان ایک شرمیلی اور کسی حد تک محفوظ لڑکے کا کردار ادا کر رہے ہیں جو سائی پلوی سے محبت کرتا ہے، جو ایک خوش مزاج اور متحرک لڑکی ہے ۔ اگرچہ وہ دونوں ایک ہی دفتر میں کام کرتے ہیں، لیکن جنید اس کے پاس جانے کی ہمت نہیں کرسکتا۔ تاہم، کہانی اس وقت موڑ لیتی ہے جب سائی کا جاپان میں حادثہ ہوتا ہے اور وہ TGA کا شکار ہوتی ہے، جہاں وہ صرف جنید کو یاد کرتی ہے، جس نے اس کی جان بچائی تھی۔ اگرچہ یہ موڑ پوری کہانی کو بدل دیتا ہے، یہ دیکھنا واقعی دلچسپ ہوگا کہ یہ محبت کی کہانی کیسے سامنے آتی ہے اور کیا موڑ لیتا ہے ۔ٹریلر کی ریلیز کے ساتھ، یہ واضح ہے کہ ایک خوبصورت، نرم، اور دل کو چھو لینے والی محبت کی کہانی اسٹور میں ہے ۔ یہ محبت پر یقین کرنے ، امید پر قائم رہنے اور جادو کے ہونے کا انتظار کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ یقینی طور پر ایک نایاب کہانی ہے جو طویل عرصے میں بڑی اسکرین پر آنے والی ہے ۔”ایک دن“ ایک طویل وقفے کے بعد عامر خان اور فلمساز منصور خان کو دوبارہ ملاتا ہے، جس سے ہندی سینما کی سب سے پیاری تخلیقی جوڑی کو زندہ کیا جاتا ہے ۔ دونوں نے مل کر سامعین کو ”قیامت سے قیامت تک،“ ”جو جیتا وہی سکندر،“ ”اکلے ہم اکلے تم“ اور ”جانے تو...... یا جانے نا“ جیسی یادگار فلمیں دی ہیں۔ ”ایک دن“ کے ساتھ یہ جوڑی رومانوی انداز میں واپس آرہی ہے، جس سے مداحوں میں ایک نیا جوش پیدا ہو رہا ہے ۔ان کے دوبارہ اتحاد نے تجسس کو بڑھا وا دیا ہے، اور سامعین اسکرین پر جادو کو دوبارہ بنانے کے لیے بے تاب ہیں۔ عامر خان پروڈکشن کے بینر تلے تیار ہونے والی فلم ”ایک دن“ میں سائی پلاوی اور جنید خان مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ فلم کے ہدایت کار سنیل پانڈے ہیں اور اسے عامر خان، منصور خان اور اپرنا پروہت نے پروڈیوس کیا ہے ۔فلم یکم مئی 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔

علم ایک لازوال دولت ہے جسے کوئی چرا نہیں سکتا: ڈاکٹر عمار رضوی

جواہر لال نہرو پولی ٹیکنک محمود آباد کی گولڈن جوبلی تقریبات کا شاندار آغاز

لکھنؤ: ۱۸/اپریل (پریس ریلیز):۔ تکنیکی تعلیم کے ممتاز ادارے جواہر لال نہرو پولی ٹیکنک، محمود آباد (سیتاپور) میں آج گولڈن جوبلی تقریبات کا آغاز نہایت وقار اور شان وشوکت کے ساتھ عمل میں آیا۔ نصف صدی پر محیط اس درخشاں تعلیمی سفر کے جشن نے ادارے کی خدمات اور اس کی تعلیمی روایت کو ایک بار پھر نمایاں کر دیا۔ اس موقع پر سابق کارگزار وزیر اعلی ڈاکٹر عمار رضوی نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے تقریب کا افتتاح کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے نہایت باریکی سے ادارے کے قیام کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ اتر پردیش حکومت میں وزیرِ تعلیم کے منصب پر فائز تھے، اسی دور میں 28 اکتوبر 1975 کو اس ادارے کی بنیاد رکھی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس ادارے کا بنیادی مقصد دیہی اور پسماندہ علاقوں کے نوجوانوں کو تکنیکی تعلیم سے آراستہ کر کے انہیں خود کفیل بنانا تھا۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ علم ایک لازوال دولت ہے جسے نہ کوئی چرا سکتا ہے اور نہ ہی وقت کی گرد اسے ماند کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی علم انسان کو خود اعتمادی، شعور اور ترقی کی راہوں پر گامزن کرتا ہے اور زندگی کے ہر مرحلے میں اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیمی ادارے محض ڈگریاں دینے کے مراکز نہیں ہوتے بلکہ کردار سازی، ہنر مندی اور سماجی شعور کی آبیاری کے اہم مراکز بھی ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ آج یہ ادارہ ایک مستحکم اور باوقار تعلیمی مرکز بن چکا ہے، جہاں سے فارغ ہونے والے طلبہ ملک و بیرون ملک اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں۔ انہوں نے اساتذہ اور انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اسے ادارے کی کامیابی کی اصل بنیاد قرار دیا اور کہا کہ جواہر لال نہرو پولی ٹیکنک گزشتہ نصف صدی سے اسی روایت کو نہایت ذمہ داری اور کامیابی کے ساتھ نبھا رہا ہے۔ تقریب کی صدارت محمود آباد کی رکن اسمبلی آشا موریہ نے کی، جنہوں نے اپنے خطاب میں ادارے کی تعلیمی وسماجی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ خطے کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور نوجوانوں کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ تقریب میں شریک افراد کی بڑی تعداد نے اس موقع کو نہایت سنجیدگی اور دلچسپی کے ساتھ محسوس کیا۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد، تعلیمی حلقوں کے نمائندگان اور سابق طلبہ کی موجودگی نے تقریب کو مزید باوقار بنا دیا۔ شرکاء نے مقررین کے خیالات کو توجہ سے سنا اور اپنی بھرپور شرکت کے ذریعے اس تاریخی لمحے کو یادگار بنا دیا۔ ادارے کے سنہری سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ 1975 میں محدود وسائل سے شروع ہونے والا یہ ادارہ آج جدید سہولیات سے آراستہ ایک وسیع و عریض کیمپس میں تبدیل ہو چکا ہے، جہاں معیاری تعلیم کے ساتھ عملی تربیت کا بھی موثر انتظام ہے۔ مختلف تکنیکی اور انجینئرنگ شعبوں میں فراہم کی جانے والی تعلیم نے اسے خطے کے نمایاں اداروں میں شامل کر دیا ہے۔ تقریب کے اختتام پر ادارے کی جانب سے مہمانانِ گرامی کو یادگاری مومینٹو پیش کیے گئے۔ اس موقع پر ڈاکٹر رضوی کے علاوہ علاقائی ممبر اسمبلی آشا موریہ، مینجنگ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر ہارون رضوی، ڈاکٹر سیما سنگھ، عارف رضوی، ڈاکٹر شکیل قدوائی، رمیش واجپئی، عتیق احمد، شہاب الدین خان، مرزا اسلم بیگ، ابوشحمہ انصاری، عبداللہ خان، پردیپ بلیا وغیرہ موجود رہے۔ ادارہ کے اسٹاف سی پی ترپاٹھی، پرنسپل، اجے سنگھ، جیوتی کمار، معراج فاطمہ، منیشا پاٹھک، کمل ورما، مامون عالم، برج بھوشن پانڈے، ونود مشرا، جمیل حسن نقوی، راگھویندر پرتاب سنگھ، روی پرکاش یادو، حشمت علی وغیرہ نے شکریہ ادا کیا۔ یہ اطلاع ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

نکھل سدھارتھ کا طاقتور جنگجو اوتار، سویامبھو جنگ کا گانا ”آجا دھیرا“ ریلیز

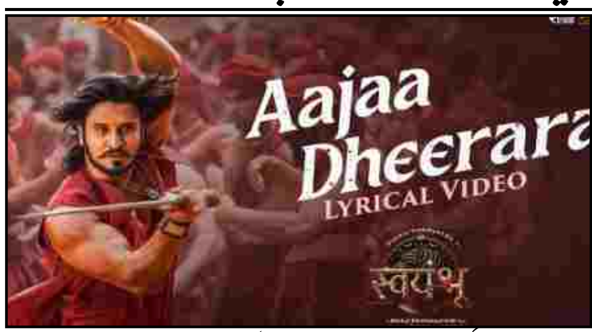

ممبئی: ۱۸/اپریل (ایم ملک) اپنی ریلیز سے قبل زبردست ہنگامہ آرائی کرتے ہوئے، کارتھیکیہ 2 فیم نکھل سدھارتھ کی فلم سویامبھو 2026 کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک ہے۔ فلم کے ٹیزر نے اپنے شاندار انداز، تاریخی کہانی، طاقتور ایکشن، اور بڑے پیمانے پر ناظرین کو متاثر کیا، جب سے اب تک صرف 8 ملین سے زیادہ نمائش حاصل کی گئی ہے، اس فلم کے ٹیزر نے ناظرین کو متاثر کیا ہے۔ پھر مزید برآں، میکرز نے اب فلم کا انتہائی متوقع پہلا سنگل آجا دھیرا ریلیز کیا ہے ۔ یہ گانا ایک اعلی توانائی والا وار کرائی ٹریک ہے جو فلم کے موڈ کو پوری طرح سے پکڑتا ہے۔ روی بسرور کی ترتیب کردہ موسیقی ایک طاقتور اور گہرا احساس پیدا کرتی ہے۔ نکھل ایک زبردست جنگجو کے اوتار میں نظر آتے ہیں اور شاندار کوریوگرافی کے ساتھ متاثر کن حرکتیں پیش کرتے ہیں۔ شاندار بصری اور دھڑکتی دھڑکنوں کے ساتھ مل کر، یہ گانا فلم کے اردگرد کی رونقوں میں مزید اضافہ کرتا ہے، جس سے سینما کے ایک عظیم تجربے کا وعدہ ہوتا ہے۔تاریخی واقعات سے متاثر ہو کر، سویامبھو کو بھارت کرشما چاری نے ہندوستان کے سنہری دور کو شاندار خراج عقیدت کے طور پر بنایا ہے۔ یہ اس دور کی کہانی بیان کرتا ہے جب ہندوستان ایک عالمی سپر پاور کے طور پر ابھر رہا تھا، چین، روم، یونان اور جنوب مشرقی ایشیا کے ساتھ مضبوط تجارتی تعلقات کی وجہ سے۔ وسیع تحقیق کے بعد بنائی گئی، یہ فلم مستند طور پر ہمارے ورثے، بہادری اور ثقافتی فخر کی تصویر کشی کرتی ہے۔ فلم کی کہانی کا مرکزی مقام سینگول ہے، جو انصاف کی حکمرانی کی ایک طاقتور علامت ہے جس کا تعلق بھگوان رام سے ہے۔فلم کی کہانی ایک سخت جنگجو کے گرد گھومتی ہے، جس کا کردار نکھل سدھارتھا نے ادا کیا ہے، جو چولا دور کے عظیم بحری جنگجوؤں سے متاثر ہے۔ اپنی جنگی حکمت عملی اور بحری صلاحیتوں کے ساتھ، وہ سلطنت کو ایک بڑی بحری اور ثقافتی طاقت بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ Swayambhu کے لیے صنعت کی تعریف قابل تکنیکی ماہرین اور تخلیقی ذہنوں کی ایک مضبوط ٹیم اکٹھی ہوئی ہے ۔ بھارت کرشما چاری کی طرف سے ہدایت، پروجیکٹ میں ”KGF“ اور ”سالار“ شہرت کے روی بسرور کی موسیقی پیش کی گئی ہے ۔ K...K...... ”باہوبلی“ اور ”RRR“ کے سینماٹوگرافر سینتھل کمار نے ویژولز بنائے ہیں، اور ”باہوبلی“ کے کمیرا جو نے بھی ایڈیٹنگ کو سنبھالا ہے ۔تقریباً 170 دنوں پر محیط شوٹ کے ساتھ، یہ فلم حالیہ دنوں کے سب سے بڑے اور پر جوش پروجیکٹس میں سے ایک ہے۔

☆☆☆☆☆

سول سروسز امتحانات کے تقریباً ایک تہائی کامیاب امیدوار خواتین ہیں

نئی دہلی۔ 18/اپریل۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج سول سروسز میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت پر زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اب ان کا حصہ 31 فیصد سے تجاوز کر گیا ہے اور مجموعی طور پر ایک تہائی امیدوار کی طرف مسلسل ترقی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تبدیلی ٹیکنالوجی، شفافیت اور پچھلی دہائی کے دوران پیدا ہونے والے برابری کے میدان سے چلنے والے مواقع تک وسیع رسائی کی عکاسی کرتی ہے۔ سول سروسز ایگزامینیشن (CSE) 2025 میں کامیابی حاصل کرنے والوں کے لیے شیئر انڈیا سمائل فاونڈیشن کی جانب سے اپنے ”مشن IAS“ پہل کے تحت منعقدہ ایک پروقار تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ سول سروسز کی بدلتی ہوئی صنفی ساخت ہندوستان کے ارتقا پذیر سماجی منظر نامے کے سب سے زیادہ حوصلہ افزا اشارے میں سے ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً ایک دہائی قبل کامیاب امیدواروں میں خواتین کا حصہ تقریباً 20 فیصد تھا، جب کہ اب یہ حصہ 30 فیصد سے تجاوز کر گیا ہے، جو ایک فیصلہ کن تبدیلی کا اشارہ ہے۔ سی ایس ای 2025 کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، 958 تجویز کردہ امیدواروں میں سے، 299 خواتین ہیں، جو کل کا 31٪ سے زیادہ ہیں۔ وزیر نے کہا کہ یہ مسلسل اضافہ نہ صرف نوجوان خواتین میں بڑھتی ہوئی امنگوں کی عکاسی کرتا ہے بلکہ تمام خطوں اور سماجی طبقات میں وسائل، معلومات اور مواقع تک بہتر رسائی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ سول سروسز اب چند مخصوص اشرافیہ یا محدود جغرافیوں تک محدود نہیں ہیں، اور یہ کہ آج امیدوار متنوع پس منظر سے ابھر رہے ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، معلومات تک رسائی اور خود سیکھنے کے آلات کے پھیلاؤ نے روایتی نظاموں پر انحصار کو نمایاں طور پر کم کیا ہے۔ امتحان کے منظر نامے میں وسیع تر تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ تین جہتوں، خطہ، جنس اور سماجی و اقتصادی پس منظر میں واضح تبدیلی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چھوٹے شہروں اور متنوع لسانی پس منظر سے تعلق رکھنے والے امیدوار اب اعلیٰ درجے حاصل کر رہے ہیں، جو زیادہ جامع اور نمائندہ نظام کی عکاسی کرتے ہیں۔ وزیر نے کسی کی اہلیت کی نشاندہی کرنے اور اسے کیریئر کے انتخاب کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی اہمیت کے بارے میں بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 جیسی اصلاحات نے طلباء کو مجبوری کی بجائے دلچسپی اور صلاحیت کی بنیاد پر مضامین حاصل کرنے کی لچک اور آزادی فراہم کی ہے۔حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ”پرتیبھا سیتو“ پلیٹ فارم کا حوالہ دیا، جو ان امیدواروں کو جوڑتا ہے جو انٹرویو کے مرحلے تک پہنچ جاتے ہیں لیکن سرکاری اور نجی شعبوں میں ممکنہ آجروں کے ساتھ حتمی فہرست نہیں بناتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ٹیلنٹ ضائع نہ ہو اور نتیجہ خیز طور پر اپنا حصہ ڈالتا رہے۔ وزیر نے مزید سرکاری ملازمین کی تربیت اور صلاحیت سازی میں تبدیلیوں کے بارے میں بات کی، جس میں کیڈر کی تقسیم سے پہلے مرکزی وزارتوں کے سامنے آنا، اور مشن کرمایوگی کے ذریعے مسلسل سیکھنا شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج گورننس کے لیے افسران کو عوام، میڈیا اور سیاسی قیادت کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم کرنے کی ضرورت ہے، موافقت اور کمیونیکیشن کو ضروری مہارتیں بنائیں۔

پہلگام دہشت گردانہ حملے کی برسی

جنید قریشی نے دہشت گردی کے خلاف کریک ڈاون پر زور دیا

سری نگر ۔18/ اپریل۔ ایم این این۔ یورپی فاؤنڈیشن فار ساؤتھ ایشین اسٹڈیز کے ڈائریکٹر جنید قریشی نے کہا کہ جیسے جیسے پہلگام میں سیاحوں پر مہلک دہشت گردانہ حملے کو ایک سال گزر گیا ہے، کشمیر بھر میں آوازیں غم، تشویش اور دہشت گردی اور اس کے ماحولیاتی نظام کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ انہوں نے اس واقعے کو سیاحوں کے خلاف تشدد کی ٹارگٹڈ کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہم اسے کس طرح گھمانے کی کوشش کرتے ہیں، ہمیں حقیقت کا سامنا کرنا چاہیے ۔ 22 اپریل 2025 کو وادی بیسران میں ہونے والے حملے میں مسلح دہشت گردوں کی فائرنگ کے بعد 26 شہری ہلاک ہوئے، مبینہ طور پر ان کی شناخت کی تصدیق کے بعد متاثرین کو نشانہ بنایا گیا۔ اس حملے کی ذمہ داری بعد میں لشکر طیبہ اور اس کی شاخ، مزاحمتی محاذ نے قبول کی تھی۔قریشی، جو وادی کشمیر کے ایک تجزیہ کار بھی ہیں، نے اس طرح کے حملوں کے پیچھے بیرونی ملوث ہونے کا الزام لگاتے ہوئے کہا، ”یہ تنظیمیں پاکستان کی طرف سے سپانسر، تربیت یافتہ اور مالی امداد کرتی ہیں“ اور خبردار کیا کہ اس طرح کے واقعات کا مقصد جموں وکشمیر میں امن اور ترقی کی کوششوں کو متاثر کرنا ہے۔ انہوں نے خطے پر معاشی اثرات بالخصوص سیاحت پر مزید روشنی ڈالی۔ ”کشمیر کی سیاحت کی صنعت کو زبردست نقصان پہنچا ہے“ انہوں نے کہا کہ اس شعبے سے منسلک کاروباروں کو نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس سے روزگار متاثر ہوا ہے اور خطے میں سرمایہ کاری میں کمی آئی ہے۔ ہندوستان کے ردعمل کا حوالہ دیتے ہوئے، قریشی نے حملے کے بعد دو طرفہ حرکیات میں تبدیلیوں کی طرف اشارہ کیا، جس میں سندھ آبی معاہدے کے گرد پیش رفت اور آپریشن سندور جیسے دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستان پاکستان کی سرپرستی میں دہشت گردی کا شکار ہوتا رہتا ہے تو وہ دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے پر حملہ کر سکتا ہے اور کرے گا۔

بھارت کو مستقبل کے آپریشن سندور کی تیاری کرنی چاہئے

نئی دہلی۔ 18/اپریل۔ ایم این این۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انیل چوہان نے ہندوستان کو آپریشن سندور کے اگلے مرحلے کے لیے تیاری کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ مسلح افواج کو ماضی کی کارروائیوں سے ہٹ کر مستقبل کے چیلنجوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اتراکھنڈ میں انڈیا۔چین سرحد کے قریب انڈیا ٹوڈے کے ساتھ ایک خصوصی بات چیت میں، انہوں نے کہا، ”ہمیں گزشتہ سندور کو دہرانے کے لیے تیار نہیں ہونا چاہیے، بلکہ مستقبل کے سندور کے لیے جو ابھی آنے والے چیلنجز ہیں“۔ اپریل 2025 کے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد شروع کیے گئے اور اب اس کی پہلی برسی کے قریب پہنچنے والے آپریشن سندور پر غور کرتے ہوئے، جنرل چوہان نے اسے ایک ”منفرد آپریشن“ قرار دیا جو ایک ساتھ روایتی اور جدید ڈومینز میں کیا گیا تھا۔ اس میں زمین، ہوا اور سمندر شامل ہیں، جبکہ سائبر اسپیس، برقی مقناطیسی سپیکٹرم اور علمی ڈومین کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملٹی ڈومین پر عمل درآمد جنگ کے مستقبل کے لیے کلیدی سبق دیتا ہے۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں، جس میں 26 شہری مارے گئے تھے، ہندوستانی مسلح افواج نے 7 مئی 2025 کو آپریشن سندور شروع کیا، دہشت گردی کے ٹھکانوں کو ختم کیا اور پاکستان کے اندر 100 سے زیادہ دہشت گردوں کو ہلاک کیا۔ جوابی کارروائی نے ہندوستان کی بے مثال فوجی صلاحیت اور دفاعی صلاحیتوں کو اجاگر کیا۔ دشمنی کو تین دن بعد روک دیا گیا، جس کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ آپریشن ختم نہیں ہوا تھا، بلکہ صرف روک دیا گیا تھا۔ ابھرتے ہوئے خطرات پر زور دیتے ہوئے، سی ڈی ایس نے تیزی سے بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی ماحول اور تکنیکی ترقی کی تیز رفتاری پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ”آنے والے چیلنجز ماضی سے مشابہت نہیں رکھتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نئی ٹیکنالوجیز اور نظام کو فوجی فریم ورک میں شامل کیا جانا چاہیے جبکہ موجودہ میراثی نظاموں کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے مربوط ہونا چاہیے۔ ان کے ریمارکس کا ایک مرکزی نکتہ فوج، بحریہ اور فضائیہ کے درمیان گہرے ہم آہنگی کی ضرورت تھا۔ ہمیں تینوں خدمات کے درمیان اور بھی زیادہ ہم آہنگی کو فروغ دینا چاہیے“ سی ڈی ایس کے مطابق، جبکہ انفرادی خدمات روایتی ڈومینز میں صلاحیتوں کو مضبوط کرتی رہتی ہیں، ابھرتے ہوئے ڈومینز میں صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

۴۰ / لاکھ ہندوستانی متحدہ عرب امارات کے تانے بانے کا حصہ ہیں: سفیر الشالی

نئی دہلی۔ 18/ اپریل۔ ایم این این۔ ہندوستان میں متحدہ عرب امارات کے سفیر عبدالناصر جمال الشالی نے جمعہ کے روز کہا کہ متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں 40 لاکھ ہندوستانیوں کو مہمان کے طور پر نہیں بلکہ ملک کے تانے بانے کا ایک اٹوٹ حصہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو دوطرفہ تعلقات میں ان کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ الشالی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ متحدہ عرب امارات میں چالیس لاکھ ہندوستانی مہمان نہیں ہیں، وہ اس ملک کے تانے بانے کا حصہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کے تحفظ کے ساتھ متحدہ عرب امارات کے شہریوں کی طرح ہی سنجیدگی سے سلوک کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ متحدہ عرب امارات اور ہندوستانی حکومتوں نے امریکہ۔ایران جنگ کے آغاز کے بعد سے ”کھلے اور مسلسل رابطے“ کو برقرار رکھا ہے، دونوں فریق پیش رفت پر گہری نظر رکھتے ہیں اور ہنگامی اقدامات پر ہم آہنگی کرتے ہیں۔ ”ہنگامی اور انخلاء کے پروٹوکول موجود ہیں اور باقاعدگی سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر کا 11 اور 12 اپریل کو دورہ دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطحی مصروفیات کے ایک مستقل نمونے میں تازہ ترین تھا۔مغربی ایشیا کے تنازعہ کے نتیجے میں، ایلچی نے کہا کہ متحدہ عرب امارات کو 28 فروری سے اب تک 2890 میزائلوں اور ڈرون حملوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس نے انہیں ایک ایسے ملک کے خلاف ”بلا اشتعال دہشت گرد حملے“ قرار دیا جو جنگ کا فریق نہیں تھا۔”ایران نے ہمارے شہری بنیادی ڈھانچے، ہماری توانائی کی سہولیات، ہمارے رہائشی علاقوں اور بنیادی طور پر ہمارے کھلے پن کے ماڈل کو نشانہ بنایا۔ یہ کوئی فوجی حکمت عملی نہیں تھی، بلکہ دہشت گردی تھی... ہمارے کثیر پرت والے فضائی دفاعی نظام نے آنے والے خطرات کی اکثریت کو روک دیا۔

مرکزی حکومت نے بھارت میری ٹائم انشورنس پول کو ہری جھنڈی دی

نئی دہلی ۔18/اپریل ۔ایم این این ۔مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے ہفتہ کو اعلان کیا کہ حکومت نے مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی رکاوٹوں کے درمیان میری ٹائم انشورنس کی حمایت کے لیے 12980 کروڑ روپے کے خود مختار گارنٹی فنڈ کے ساتھ بھارت میری ٹائم انشورنس پول کو منظوری دی ہے ۔اس اسکیم کا مقصد بیمہ کے بڑھتے ہوئے پریمیم اور شپنگ کور کے لیے سخت منظوریوں کو حل کرنا ہے، جو فی الحال کیس ٹو کیس کی بنیاد پر دی جارہی ہیں ۔ یہ پول بڑے سمندری خطرات بشمول ہل اور مشینری، کارگو، تحفظ اور معاوضہ اور جنگی خطرات کا احاطہ کرے گا۔کوریج کا اطلاق ہندوستان کے جھنڈے والے جہازوں، ہندوستان کے زیر کنٹرول بحری جہازوں اور ہندوستان کے ساتھ اصل یا منزل کے طور پر ہونے والے جہازوں پر ہوگا۔مجوزہ فریم ورک 10 سال تک چلے گا، جس میں 15 سال تک توسیع کی گنجائش ہے۔

اقلیتی امور کے سیکرٹری ڈاکٹر سری واستوا کرشنا نے دہلی سے حج 2026 کی پہلی پرواز کو روانہ کیا

حکومت عازمین حج کی سہولت اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی۔ 18/ اپریل۔ ایم این این۔ اقلیتی امور کی وزارت کے سیکرٹری ڈاکٹر سریواستا کرشنا نے آج صبح 45:9 بجے دہلی سے مدینہ منورہ کے لیے حج 2026 کے عازمین حج کی پہلی پرواز کو روانہ کیا۔ انہوں نے روانگی کے مقام پر عازمین حج سے خطاب کرتے ہوئے ان کے لیے دل سے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور ان کے سفر کے پرُسکون، محفوظ اور روحانی اعتبار سے بابرکت و بامقصد ہونے کی دعا کی۔ ڈاکٹر کرشنا نے عازمین حج کو یقین دلایا کہ حکومتِ ہند ان کے آرام اور فلاح و بہبود کو پورے حج کے دوران یقینی بنانے کے لیے مکمل طور پر پرُعزم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ طبی امداد اور لاجسٹک معاونت سمیت جامع انتظامات، بھارت کا

قونصل خانہ، جدہ اور سعودی حکام کے ساتھ قریبی رابطہ و تعاون کے تحت کیے گئے ہیں تاکہ حج کا سفر نہایت ہموار اور سہل بنایا جا سکے۔ عازمین حج سے گفتگو کرتے ہوئے سیکرٹری نے حج کے عمل کو مزید جامع، شفاف اور مؤثر بنانے کے لیے حکومت کی مسلسل کوششوں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے زور دیا کہ مسلسل اصلاحات جیسے درخواست کے پورے عمل کی مکمل ڈیجیٹلائزیشن، انتخاب کے مرحلے میں بڑھتی ہوئی شفافیت اور روانگی کے مقامات پر بہتر سہولیات نے ملک بھر کے عازمین حج کے لیے رسائی کو نمایاں طور پر بہتر بنایا ہے۔ روانہ ہونے والے عازمین حج نے حکومت کے اقدامات اور انتظامات کو سراہا۔

گمشدہ 303 موبائل فونس کی بازیابی متعلقین کے حوالے کئے گئے

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں گمشدہ اور چوری شدہ موبائل فونز کی بازیابی کے لیے چلائی گئی خصوصی مہم کے تحت سائبر برانچ نے بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے 46,03,000 روپے مالیت کے 303 اینڈرائیڈ موبائل فونز برآمد کیے ہیں۔ عوامی مقامات اور بازاروں سے مہنگے موبائل فونز کے گم یا چوری ہونے کے واقعات کے پیش نظر، پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے سائبر پولیس اسٹیشن کے انچارج وسنت سپرے کو خصوصی مہم چلانے کی ہدایت دی تھی۔ اس کے مطابق سائبر پولیس اسٹیشن ناندیڑ، مقامی جرائم شاخ اور ضلع کے تمام تھانوں کی ٹیمیں تشکیل دے کر موبائل فونز کی تلاش کی گئی۔ اس مہم کے دوران **جنوری 2026 سے اب تک مختلف مقامات سے 303 موبائل فونز **برآمد کیے گئے، جن کی مجموعی قیمت 46** لاکھ 3 ہزار روپے **ہے۔ ان موبائل فونز کو آج اجتماعی طور پر ریاستی وزیر اٹل ساوے کے ہاتھوں "مشن ساہیوگ" اور "مشن سمادھان" کے تحت اصل مالکان میں تقسیم کیا گیا۔ برآمد شدہ موبائل فونز کے IMEI نمبرز کی معلومات ناندیڑ پولیس کے آفیشل فیس بک پیج "Nanded Police" پر بھی جاری کی گئی ہیں۔ مزید یہ کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کی رہنمائی میں سال 2025 کے دوران بھی 800** موبائل فونز (تقریباً 1 کروڑ 37 لاکھ روپے مالیت **(برآمد کیے گئے تھے۔ یہ کامیابی پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، ایڈیشنل ایس پی ڈاکٹر ارچنا پاٹل، سورج گرو، ڈی وائی ایس پی ڈاکٹر آشونی جگتاپ اور انسپکٹر وسنت سپرے کی رہنمائی میں سائبر پولیس ٹیم نے انجام دی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے گم یا چوری شدہ موبائل فونز کی معلومات CEIR** پورٹل **پر ضرور درج کریں تاکہ انہیں بازیاب کرنے میں مدد مل سکے۔ اس کارکردگی پر ریاستی وزیر اٹل ساوے نے پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کی ہے۔

ماہ ذیقعدہ کا چاند نظر آیا اعلان مجلس رویت ہلال

ناندیڑ: (راست) 29 شوال المکرم 1447 ہجری مطابق 18 اپریل 2026 بروز ہفتہ حضرات اراکین مجلس رویت ہلال نے نماز مغرب دارالعلوم ناندیڑ کربلا میں پڑھنے کے بعد ذیقعدہ کے چاند کے دیکھنے کا اہتمام کیا چاند نظر نہیں آیا کانپور لکھنو اور حیدراباد سے عمومی رویت کی اطلاع ملنے پر اعلان کیا جاتا ہے کہ 19 اپریل 2026 بروز اتوار کو انشاءاللہ کیم ذیقعدہ قاعدہ ہوگی۔ شرکائے مجلس مفتی وقیات اللہ خالد قاسمی صدر مجلس رویت ہلال ضلع ناندیڑ مولانا عبدالرشید قندھاری مفتی محمد ظہیر الدین قاسمی مولانا رشید احمد قاسمی مولانا عبدالحمید خان قاسمی مولانا سید اصف ندوی مولانا مفتی عبدالرزاق مظاہری مولانا اظہر شاہدی مفتی محمد ایوب قاسمی حافظ محمد ہارون نقشبندی قاضی صادق محی الدین قاضی شہزان صدیقی ایڈوکیٹ قاضی محمد رفیق صاحب اشاعتی مفتی سلیمان صاحب قاسمی عبدالقوی انصاری

ماہ ذی القعدہ کا چاند نظر نہیں آیا

ناندیڑ: (راست) تمام برادران اسلام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۲۹ رشوال المکرم ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۸/اپریل ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ سنی مرکزی رویت ہلال کمیٹی دارالعلوم غریب نواز، رضا چوک، ناندیڑ کی طرف سے ماہ ذوالقعدہ ۱۴۴۷ھ کا چاند دیکھنے کا اہتمام کیا گیا مگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہیں آیا۔ اس سلسلے میں مختلف مقامات پر رابطہ کیا گیا، لیکن تادم تحریر رویت کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لہٰذا سنی مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی جانب سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کل ۱۹/اپریل ۲۰۲۶ء اتوار کو ۳۰ رشوال المکرم ہے۔ اس طرح کا پریس نوٹ سنی مرکزی رویت ہلال کمیٹی دارالعلوم غریب نواز ناندیڑ نے جاری کیا۔

بھارت نے TRF کو دہشت گرد تنظیم قرار دینے کے امریکی اقدام کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی۔ 18/ اپریل۔ ایم این این۔ بھارت نے امریکہ کی جانب سے دہشت گرد تنظیم دی ریزسٹنس فرنٹ (TRF) کو عالمی دہشت گرد تنظیم قرار دینے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے دہشت گردی کے خلاف عالمی کوششوں میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ نے TRF کو فارن ٹیررسٹ آرگنائزیشن اور اسپیشلی ڈیزگنیٹڈ گلوبل ٹیررسٹ قرار دیا ہے۔ یہ تنظیم پاکستان میں قائم لشکرِ طیبہ کی ایک پراکسی سمجھی جاتی ہے اور اس نے جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہونے والے مہلک حملے کی ذمہ داری قبول کی تھی، جس میں 26 افراد ہلاک ہوئے تھے۔

عمرہ کے نام پر دھوکہ دہی، 16 لاکھ روپے ہڑپ لئے

2/ ایجنٹوں کے خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ، 18 اپریل (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں عمرہ کے نام پر زائرین کو دھوکہ دینے کے واقعات میں تشویشناک اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ تازہ معاملہ اردھاپور سے سامنے آیا ہے جہاں دو افراد نے مکہ و مدینہ کی زیارت کروانے کا جھانسہ دے کر لاکھوں روپے ہڑپ کر لیے۔ پولیس کے مطابق یہ واردات 24 مئی 2025 سے 2 ستمبر 2025 کے درمیان پیش آئی، جس میں ملزمان سہیل احمد خان اور آفرین خان (دونوں ساکنان بدپورہ، ضلع اکولا) نے باہمی ساز باز کے تحت کئی افراد کو عمرہ کروانے کا وعدہ کیا۔ ملزمان نے متاثرین سے بینک آف بڑودہ کے اکاؤنٹ اور فون پے کے ذریعے مرحلہ وار کل 16 لاکھ 10 ہزار 100 روپے وصول کیے، تاہم نہ تو سفر کا کوئی انتظام کیا گیا اور نہ ہی رقم واپس کی گئی۔ اس معاملے میں اردھاپور کے رہائشی شیخ عتیق الرحمن (عمر 35 سال) کی شکایت پر پولیس اسٹیشن اردھاپور میں مقدمہ نمبر 202/2026 بی این ایس 2023 کی دفعات 318(4) اور 3(5) کے تحت درج کیا گیا ہے۔ کیس کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر بھوسلے کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ناندیڑ شہر اور اطراف میں اس طرح کے کئی معاملات سامنے آ رہے ہیں، جہاں نام نہاد ٹور آپریٹرز عمرہ کے نام پر عوام کو لوٹ کر فرار ہو رہے ہیں۔ بعض کیسز میں تو ملزمان دفاتر بند کر کے اچانک غائب ہو گئے، جس سے درجنوں خاندان مالی نقصان اور ذہنی اذیت کا شکار ہوئے ہیں۔ شہریوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے فرضی ٹور آپریٹرز کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور عوام کو دھوکہ دہی سے بچانے کے لیے باضابطہ نگرانی کا نظام قائم کیا جائے۔ پولیس نے بھی عوام سے اپیل کی ہے کہ کسی بھی ٹور یا عمرہ پیکیج لینے سے پہلے متعلقہ ادارے کی مکمل جانچ پڑتال ضرور کریں تاکہ اس طرح کے فراڈ سے بچا جا سکے۔

ناندیڑ میں قانون ونظم کا جائزہ، جرائم پر قابو پانے کے لیے سخت اقدامات کی ہدایت

ناندیڑ، 18 اپریل (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں قانون ونظم کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے آج ضلع کلکٹر دفتر میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت مہاراشٹر کے نگراں وزیر Atul Save نے کی۔ اجلاس میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے، پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار سمیت دیگر اعلیٰ افسران شریک تھے۔ اجلاس کے دوران نگراں وزیر نے حالیہ سنگین جرائم کے پس منظر میں پولیس کو ہدایت دی کہ وہ امن و امان برقرار رکھنے کے لیے مزید چوکسی اختیار کرے۔ انہوں نے اچانک چھاپے (ریڈ) مارنے، کومبنگ آپریشن چلانے اور مقامی خفیہ معلومات کے نظام کو مضبوط بنانے پر زور دیا تاکہ جرائم پر مؤثر کنٹرول حاصل کیا جا سکے۔ انہوں نے شہر اور ضلع میں جاری غیر قانونی سرگرمیوں جیسے غیر قانونی ریت نکاسی، گٹکا، مٹکا اور منشیات کے کاروبار کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی بھی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ہی پولیس محکمہ کو درپیش مسائل کے حل کے لیے ریاستی سطح پر پیروی کرنے کا یقین دلایا اور سی سی ٹی وی پروجیکٹ، بھرتی، پولیس کالونی اور پولیس کمشنریٹ سے متعلق تجاویز پر جلد کارروائی کی یقین دہانی کرائی۔ اجلاس میں پولیس کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے نگراں وزیر نے خاص طور پر ایم پی ڈی اے (MPDA) کے تحت کی گئی کارروائی، سنگین جرائم میں کمی، اسٹریٹ سیفٹی اسکواڈ اور روزگار میلہ جیسے اقدامات کی تعریف کی۔ اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھیناش کمار نے بتایا کہ سال 2024 کے مقابلے میں 2025 میں قتل، ڈکیتی، چوری، گھر پھوڑ، اغوا، عصمت دری اور دیگر جرائم میں نمایاں کمی آئی ہے۔ اسی طرح جنوری تا اپریل 2026 کے دوران بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں جرائم میں کمی درج کی گئی ہے، جبکہ غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ عادی مجرموں کی فہرست (2+لسٹ) تیار کر کے ان کے خلاف مسلسل احتیاطی کارروائی کی جا رہی ہے۔ سال 2025 میں MPDA کے تحت 37 ملزمان کو ایک سال کے لیے جیل بھیجا گیا، جس کے باعث ناندیڑ ضلع (کمشنریٹ کے علاوہ) مہاراشٹر میں پہلے نمبر پر رہا۔ اجلاس کے بعد ایک تقریب میں پولیس نے چوری اور گمشدہ 303 موبائل فون (کل مالیت 46 لاکھ 3 ہزار روپے) اصل مالکان کو نگراں وزیر اٹل ساوے کے ہاتھوں واپس کیے، جس پر شہریوں نے پولیس کی اس اقدام کو سراہا۔ پولیس حکام نے یقین دلایا کہ مستقبل میں بھی ضلع میں امن و امان برقرار رکھنے اور جرائم میں مزید کمی لانے کے لیے مؤثر اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔

ناندیڑ میں گٹکھا، منشیات اور غیر قانونی اسلحہ کے خلاف بڑی کارروائی

ایک ہفتے میں 73 مقدمات درج، 50 لاکھ سے زائد کا مال ضبط

ناندیڑ): ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ کے پولیس رینج میں گٹکھا، منشیات اور خطرناک ہتھیاروں کے خلاف چلائی گئی خصوصی مہم کے دوران بڑی کارروائی سامنے آئی ہے۔ اس مہم کے تحت صرف ایک ہفتے میں 73** مقدمات درج* * کیے گئے جبکہ 50** لاکھ روپے سے زائد مالیت کا غیر قانونی سامان ضبط کیا گیا۔ پولیس کے مطابق، آنے والے تہواروں اور امن و امان کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے یکم اپریل سے 25 اپریل 2026 کے دوران یہ خصوصی مہم شروع کی گئی تھی۔ یہ مہم پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شہاجی اومپ کی ہدایت پر چلائی جا رہی ہے۔

ایک ہفتے کی بڑی کارروائی: 11 سے 17 اپریل کے درمیان پہلے مرحلے میں—

* گٹکھا کے خلاف 12** مقدمات **
*منشیات کے خلاف 1** مقدمہ **
*اسلحہ ایکٹ کے تحت 60** مقدمات **

درج کیے گئے۔

اس دوران ملزمان کے قبضے سے:

30,60,611 روپے مالیت کا گٹکھا
1,12,550 روپے مالیت کا گانجا
18,79,230 روپے مالیت کے 3 دیسی پستول، 10 کارتوس، تلواریں اور خنجر ضبط کیے گئے۔

مختلف اضلاع میں بھی نمایاں کارروائیاں ہوئیں، جن میں پربھنی، لاتور اور ہنگولی شامل ہیں۔ خصوصی ٹیم نے پربھنی دیہی علاقے میں تقریباً 13.58 لاکھ روپے کے گٹکھا ضبط کیے جبکہ لاتور میں بھی بڑی مقدار میں غیر قانونی مال برآمد کیا گیا۔ پولیس نے واضح کیا ہے کہ یہ مہم آئندہ ہفتے مزید شدت کے ساتھ جاری رکھی جائے گی تاکہ غیر قانونی کاروبار پر مکمل روک لگائی جا سکے۔

خبر 'ہیلپ لائن کا آغاز: عوام کی مدد سے جرائم پر قابو پانے کے لیے پولیس نے "** خبر" ہیلپ لائن ** بھی شروع کی ہے۔ شہری کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع 50 91** **100 100 نمبر پر کال یا واٹس ایپ کے ذریعے دے سکتے ہیں۔ ڈی آئی جی شہاجی اومپ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں جاری غیر قانونی کاروبار کی اطلاع دے کر پولیس کا تعاون کریں۔

پسماندہ طبقات کے لیے کاروبار شروع کرنے کی سنہری موقع

مختلف قرض اسکیموں کا اعلان

ناندیڑ، 18 اپریل (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر ریاستی پسماندہ طبقات مالی و ترقیاتی کارپوریشن Maharashtra State OBC Finance and Development Corporation کی جانب سے پسماندہ طبقات کے افراد کے لیے خود روزگار کو فروغ دینے کے مقصد سے مختلف قرض اسکیمیں نافذ کی گئی ہیں۔ ان اسکیموں کے ذریعے بے روزگار اور ہنرمند افراد کو کاروبار شروع کرنے کے لیے مالی مدد فراہم کی جائے گی۔ کارپوریشن کے تحت زرعی متعلقہ سرگرمیوں، روایتی پیشوں، چھوٹے و درمیانی صنعتوں، تجارت، سیلز اور سروس سیکٹر کے لیے قرض فراہم کیا جا رہا ہے۔ ان تمام اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لیے آن لائن رجسٹریشن لازمی قرار دی گئی ہے۔

اہم قرض اسکیموں کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1 لاکھ روپے براہ راست قرض اسکیم: اس اسکیم میں درخواست دہندہ کا سیبیل (CIBIL) اسکور کم از کم 500 ہونا ضروری ہے اور خاندانی سالانہ آمدنی 1 لاکھ روپے سے کم ہونی چاہیے۔ قرض کی واپسی 48 ماہانہ اقساط میں ہوگی۔ وقت پر ادائیگی کرنے والوں کو سود نہیں دینا ہوگا، تاہم تاخیر کی صورت میں 4 فیصد سود عائد ہوگا۔

20 فیصد بیج سرمایہ قرض اسکیم: اس میں 75 فیصد رقم بینک فراہم کرے گا جبکہ 20 فیصد کارپوریشن کی جانب سے ہوگی جس پر 6 فیصد سود لیا جائے گا اور 5 فیصد حصہ خود مستفید کا ہوگا۔ اس اسکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ 5 لاکھ روپے تک قرض دیا جائے گا، جس کی واپسی 5 سال (60 اقساط) میں ہوگی۔

انفرادی قرض سود واپسی اسکیم: اس اسکیم کے تحت 15 لاکھ روپے تک قرض فراہم کیا جائے گا۔ خاندانی سالانہ آمدنی کی حد 8 لاکھ روپے ہے۔ اگر قسطیں باقاعدگی سے ادا کی جائیں تو 12 فیصد تک سود حکومت کی جانب سے سبسڈی کے طور پر مستفید کے آدھار لنک بینک اکاؤنٹ میں جمع کیا جائے گا۔

☐ گروپ قرض سود واپسی اسکیم: اس اسکیم کے تحت 10 لاکھ سے 50 لاکھ روپے تک قرض دیا جائے گا۔ اس میں سیلف ہیلپ گروپس، کوآپریٹو سوسائٹیز، کمپنیز اور دیگر منظور شدہ ادارے شامل ہو سکتے ہیں۔ بینک سے حاصل قرض پر سود کی رقم کارپوریشن کی جانب سے ادا کی جائے گی۔

☐ تعلیمی قرض سود واپسی اسکیم: ملک اور بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لیے 10 لاکھ سے 20 لاکھ روپے تک قرض فراہم کیا جائے گا۔ طالب علم کی عمر 17 سے 30 سال کے درمیان اور 12 ویں میں کم از کم 60 فیصد نمبر ہونا ضروری ہے۔ سود کی رقم حکومت ادا کرے گی۔

☐ خواتین کے لیے "سوئنسدھی" اسکیم: خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کو 5 لاکھ روپے تک قرض فراہم کیا جائے گا۔ اگر اقساط وقت پر ادا کی جائیں تو سود کی رقم (12 فیصد تک) سبسڈی کے طور پر واپس کی جائے گی۔

کارپوریشن نے واضح کیا ہے کہ تمام درخواستیں آن لائن ویب سائٹ کے ذریعے ہی قبول کی جائیں گی۔ اس موقع پر ضلع منیجر نے پسماندہ طبقات کے افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ ان اسکیموں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور خود روزگار کے مواقع پیدا کریں۔

مزید معلومات کے لیے رابطہ: ضلع دفتر، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر سماجی انصاف بھون، ناندیڑ۔ فون: 02462-220865

مہاراشٹر میں جعلی کال سینٹروں کے ذریعے کروڑوں کی دھوکہ دہی

اعلیٰ پولیس افسران کی مبینہ ملی بھگت پر سوالات

ممبئی: مہاراشٹر میں آن لائن دھوکہ دہی اور جعلی کال سینٹروں کے ذریعے کروڑوں روپے کی مبینہ لوٹ مار کے معاملے پر کانگریس نے سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے ریاستی حکومت اور پولیس نظام کو کٹہرے میں کھڑا کیا ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے الزام لگایا ہے کہ ریاست میں 'جامتارا' طرز کے جعلی کال سینٹر بڑے پیمانے پر کام کر رہے ہیں اور اس پورے ریکیٹ میں اعلیٰ پولیس افسران کی ملی بھگت بھی سامنے آ رہی ہے۔ ممبئی کے گاندھی بھون میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ ملک بھر میں آن لائن فراڈ کے معاملات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور مہاراشٹر بھی اس سے متاثر ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ناسک اور اگتپوری سمیت مختلف علاقوں میں جعلی کال سینٹروں کے ذریعے دنیا بھر کے شہریوں کو نشانہ بنا کر کروڑوں روپے کا غیر قانونی کاروبار کیا جا رہا ہے، اور یہ سب حکومتی سرپرستی کے بغیر ممکن نہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ آئی پی ایس افسر دتا کرالے کے ساتھ ساتھ دو پولیس سپرنٹنڈنٹس بالا صاحب پاٹل اور سوم ناتھ گھارگے کے نام بھی اس ریکیٹ سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق سی بی آئی نے 8 اگست اور 11 ستمبر 2025 کو درج مقدمات کے تحت ناسک اور اگتپوری میں چھاپے مار کر کئی افراد کو گرفتار کیا، لیکن سوال یہ ہے کہ ریاستی پولیس کو اس بڑے ریکیٹ کی خبر کیوں نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ ریاستی پولیس کی کارکردگی پر سنگین سوال کھڑا کرتا ہے۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ اطلاعات کے مطابق یہ افسران جہاں بھی تعینات رہے، وہاں اسی نوعیت کے کال سینٹر سرگرم ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے تھانے، پالگھر اور رائے گڑھ میں بھی ایسے مراکز چل رہے تھے، جہاں معمولی کارروائی کے بعد ملزمان کو چھوڑ دیا گیا، اور بعد میں انہی افراد کی مدد سے دوبارہ یہی کاروبار شروع ہو گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سی بی آئی کی اینٹی کرپشن برانچ کی جانب سے درج ایف آئی آر کے مطابق اس ریکیٹ کو چلانے کے لیے مبینہ طور پر اعلیٰ افسران کو نقد رقم، سونا اور کرپٹو کرنسی کی شکل میں رشوت دی جا رہی تھی۔

پربھنی ضلع میں 9 کھاد فروخت مراکز کے لائسنس معطل

پربھنی: (ورق تازہ نیوز) کسانوں کو معیاری بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات کی مسلسل اور شفاف فراہمی یقینی بنانے کے لیے ضلع محکمہ زراعت کی جانب سے چلائی گئی خصوصی جانچ مہم میں بڑی کارروائی سامنے آئی ہے۔ قواعد کی سنگین خلاف ورزیوں کے باعث ضلع کے 9 کھاد فروخت مراکز کے لائسنس فوری طور پر معطل کر دیے گئے ہیں، جبکہ 2 لائسنس ہولڈرز کو سخت تنبیہ جاری کی گئی ہے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر کے دفتر میں ہونے والی سماعت کے دوران متعلقہ مرکز مالکان کی جانب سے پیش کردہ وضاحتیں غیر تسلی بخش قرار دی گئیں۔ جانچ کے دوران سامنے آنے والی بے ضابطگیوں نے انتظامیہ کو بھی چونکا دیا ہے اور پورے نظام کی شفافیت و نظم و ضبط پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ تفتیش کے دوران متعدد مراکز میں ای-پوس (e-POS) نظام کے لین دین میں واضح تضاد پایا گیا۔ کمپنیوں کی جانب سے موصولہ اکناولجمنٹ بروقت قبول نہ کیے جانے کی بات بھی سامنے آئی۔ اس کے علاوہ درج شدہ اسٹاک اور اصل دستیاب اسٹاک میں بڑی فرق پایا گیا، جس سے ممکنہ بدعنوانی کے خدشات مزید گہرے ہو گئے ہیں۔ مزید یہ کہ کئی مراکز پر ضروری قیمت فہرست (ریٹ بورڈ) اور اسٹاک فہرست کو اپڈیٹ نہیں کیا گیا تھا۔ کسانوں کو خریداری کے بعد پکی رسید نہ دینا اور بل پر دستخط نہ لینا جیسی خلاف ورزیاں بھی مسلسل سامنے آئیں۔

کھاد لنکنگ اور زائد قیمت پر فروخت پر سخت کارروائی کا انتباہ: انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ ان بے ضابطگیوں کے باعث کسانوں کے مالی استحصال کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر نے اس کارروائی کے ذریعے تمام کھاد و بیج فروخت کنندگان کو سخت پیغام دیا ہے کہ کسانوں کے مفادات سے کسی بھی قسم کا سمجھوتہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آئندہ ایسی خلاف ورزیاں پائے جانے پر متعلقہ دکانداروں کے لائسنس مستقل طور پر منسوخ کرنے کی بھی وارننگ دی گئی ہے۔ محکمہ زراعت کی اس سخت کارروائی کے بعد ضلع بھر کے زرعی مراکز میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ انتظامیہ نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ کسانوں کے مفاد کے تحفظ کے لیے زیرو ٹالرنس پالیسی جاری رہے گی اور قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف آئندہ بھی سخت کارروائی کی جائے گی۔

ناندیڑ میں سرکاری اسکیموں کا جائزہ

کسانوں، صحت خدمات اور فنڈ کے مؤثر استعمال پر زور

ناندیڑ، 18 اپریل (ورق تازہ نیوز): ضلع میں جاری مختلف سرکاری اسکیموں کا تفصیلی جائزہ مہاراشٹر کے نگراں وزیر اتول ساوے کی صدارت میں ضلع کلکٹر دفتر میں منعقدہ اجلاس میں لیا گیا۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے، پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار سمیت مختلف محکموں کے افسران موجود تھے۔ اجلاس میں "مکھیا منتری بلیر جا شیت پاندن راستہ یوجنا"، Ayushman Bharat (آیوشمان بھارت) کارڈ اسکیم، آبپاشی (پٹ بندھارے) کے منصوبے اور ضلع منصوبہ فنڈ کے استعمال کا جائزہ لیا گیا۔ نگراں وزیر اٹل ساوے نے ہدایت دی کہ بلیر جا شیت پاندن راستہ یوجنا کے تحت کسانوں کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو اور ان کے مسائل کو فوری حل کیا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت کی ترجیح کسانوں کی فلاح و بہبود ہے اور تمام محکمے اس مقصد کے تحت مربوط طریقے سے کام کریں۔ صحت کے شعبہ کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا اور مہاتما پھلے جن آروگیہ یوجنا کے تحت آیوشمان کارڈ کی تقسیم کے لیے ضلع بھر میں خصوصی کیمپ منعقد کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے زور دیا کہ زیادہ سے زیادہ عوام کو ان اسکیموں کا فائدہ پہنچانے کے لیے بیداری مہم چلائی جائے، اور بیماریوں کے احاطہ کو 1200 سے بڑھا کر 2400 کرنے کی معلومات عوام تک پہنچائی جائے۔ آبپاشی منصوبوں کے تحت لندی ڈیم، اُردھ پین گنگا اور سہستر کنڈ پروجیکٹس کا بھی جائزہ لیا گیا۔ وزیر نے ہدایت دی کہ گزشتہ سال لندی ڈیم کے پانی سے ہونے والے نقصانات کی تکرار نہ ہو، اس کے لیے بارش کے موسم سے پہلے تمام ضروری کام مکمل کیے جائیں۔ ساتھ ہی پانی کی قلت دور کرنے کے اقدامات جلد مکمل کرنے پر بھی زور دیا گیا۔ اجلاس میں ضلع سالانہ منصوبہ کے فنڈ کے غیر استعمال پر بھی ناراضگی ظاہر کی گئی۔ نگراں وزیر نے کہا کہ اگر متعلقہ محکمے وقت پر ہم آہنگی کے ساتھ کام کرتے تو فنڈ واپس نہ جاتا۔ انہوں نے آئندہ فنڈ کے بروقت استعمال کو یقینی بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے خبردار کیا کہ کوتاہی برتنے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ حکام نے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ تمام اسکیموں پر مؤثر عمل درآمد کے ذریعے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جائے گا۔

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

ادبی صفحہ
نقشِ سخن

روزنامہ ورقِ تازہ (ناندیڑ) کے ہفت روزہ ادبی صفحہ "نقشِ سخن" کا آغاز...
ادب صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں، بلکہ معاشرے کا آئینہ اور تہذیب کی روح ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم معیاری ادب، تحقیقی مقالات اور تخلیقی جوہر کو ایک نئی پہچان دینے کے لیے "نقشِ سخن" کے عنوان سے ایک خصوصی ادبی صفحہ شروع کر رہے ہیں۔
ہم ملک بھر کے نامور ادباء، کہنہ مشق شعراء اور ابھرتے ہوئے نئے قلمکاروں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی غیر مطبوعہ ادبی تخلیقات ہمیں درج ذیل ای میل ایڈریس پر ارسال کریں۔
ادبی صفحہ کے آغاز کی تاریخ کا اعلان جلد کیا جائے گا...
smak.arts5@gmail.com
SMAK ARTS & GRAPHICS, NANDED

ضرورت ہے
ناندیڑ کے ڈاکٹر لین میں بیلنگ کے کام کے لیے ایک محنتی لڑکی کی ضرورت ہے۔ ٹریننگ دی جائے گی۔
واٹس ایپ
9209926238

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔